

صلی اللہ علیہ وسلم

رسولِ کریم کی نماز

تحقیق: ڈاکٹر محمود احمد ساقی

مرکزی مجلس احناف
لاہور

کتاب کا نام ———— رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
مرتب ———— ڈاکٹر محمود احمد ساقی
ناشر ———— حافظ محمد نجیب
پروف ریڈنگ ———— ~~نجیب~~ غفار
خطیب جامعہ باب الاسلام

ملنے کا پتہ
مرکزی مجلس احناف
سنی رضوی جامع مسجد پاک ٹاؤن
کماہاں روڈ چونگی امرسدھو۔ لاہور
فون : ۵۸۱۲۶۷۰

انتساب

اشخاص کے ہجوم میں
عہد ساز شخصیت
موجودہ دور کے حکیم الامت
اسم بامسمی استاذی المکرم
حضرت علامہ شیخ الحدیث
مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ
کے نام
جنہوں نے اس صدی کی شاہکار تصنیف
"من عقائد اہل السنہ"
لکھ کر اہل سنت وجماعت کا نام فخر سے بلند کر دیا ہے۔
یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے تنظیم المدارس کے نصاب میں داخل کیا جانا چاہیئے۔

محمود احمد ساقی
فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فہرست مضامین

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرض (ارکان) ہیں:

۱۔ پورے چہرے کا دھونا
۲۔ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔
۳۔ سَر کے چوتھے حصّے کا مسح کرنا۔
۴۔ پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا

وضو کی سُنّتیں

وضو کی ۱۸ سنتیں ہیں:

۱۔ شروع میں نیت کرنا۔
۲۔ شروع میں بسم اللہ شریف کا پڑھنا۔
۳۔ دونوں ہاتھوں کو کلائیوں (گھڑی باندھنے کی جگہ) تک دھونا۔
۴۔ شروع میں مسواک کرنا۔
۵۔ تین بار کُلّی کرنا۔
۶۔ تین چُلّو پانی کے ساتھ تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔
۷۔ انگلیوں کا خلال کرنا۔
۸۔ اعضاء کو تین تین بار دھونا
۹۔ ایک بار پورے سَر کا مسح کرنا۔

۱۰۔ کانوں کا مسح کرنا۔

۱۱۔ اعضاء کو مسلسل دھونا (یعنی درمیان میں وقفہ نہ ہو)

۱۲۔ ترتیب سے دھونا۔

۱۳۔ ہاتھوں اور پاؤں کو دھوتے وقت دائیں طرف سے اور انگلیوں سے شروع کرنا۔

۱۴۔ گردن کا مسح کرنا۔

۱۵۔ اعضاء کو ملنا۔

۱۶۔ روزہ نہ ہو تو اچھی طرح کُلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔

۱۷۔ گھنی داڑھی کا خلال کرنا۔ ۸۔ سر کا مسح آگے سے شروع کریں۔

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں:

۱۔ کُلی کرنا

۲۔ کلی کرنا ناک میں پانی چڑھانا

۳۔ پورے جسم کو ایک بار دھونا

غُسل کی سنتیں

غُسل کی پانچ سنتیں ہیں:

۱۔ بسم اللہ شریف سے شروع کرنا۔ (غسل خانہ میں داخل ہونے سے

پہلے پڑھے۔

۲۔ نیت کرنا۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا۔

۴۔ اگر نجاست لگی ہو تو اُسے الگ طور پر صاف کرنا

۵۔ استنجا کرنا۔

تیمم اور اس کا طریقہ

اگر پانی نہ ملے یا پانی استعمال کرنے کی طاقت نہ ہو یعنی بیماری بڑھنے یا بیمار ہونے کا خطرہ ہو یا آدمی مسافر ہو اور اس کے پاس صرف اتنا پانی ہو جو پینے کے لئے ضروری ہے اور تلاش کے باوجود پانی نہیں ملتا تو وہ تیمم کرکے نماز پڑھے۔

تیمم پاک مٹی یا گرد و غبار سے کیا جاتا ہے۔ پاک مٹی لے کر سامنے رکھیں یا گرد و غبار ہو، پھر سب سے پہلے نیت کریں کیونکہ تیمم کے لئے نیت ضروری ہے۔

میں تیمم کرتا ہوں تاکہ میرے لئے نماز پڑھنا جائز ہو جائے

پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اس مٹی پر ماریں اور ان کے ساتھ چہرے کا مسح کریں یعنی چہرے پر مل لیں، پھر دوبارہ اسی طرح دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مارنے کے بعد دونوں ہاتھوں اور بازوؤں پر ملیں۔ اب تیمم مکمل ہو گیا، جب تک تیمم باقی ہے اس کے ساتھ فرض، نفل ہر قسم کی نماز پڑھ سکتے ہیں، لیکن جب تیمم ٹوٹ جائے تو دوبارہ کریں۔

وضو اور تیمّم کا ٹوٹنا

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یعنی پیشاب، قضائے حاجت، ہوا کا نکلنا، جسم کے کسی حصّے سے خون کا نکل کر آگے جاری ہونا اور منہ بھر کر قے آنا۔ ان چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی مل جائے اور وضو کرنے کے قابل ہو جائے تو بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔

موزوں پر مسح

جب سردیوں کے موسم میں بعض لوگ موزے پہنتے ہیں تو انہیں یہ چھوٹ دی گئی ہے کہ وہ موزے اُتار کر پاؤں دھونے کی بجائے موزوں پر مسح کریں۔ موزے چمڑے یا اس طرح کی کسی چیز کے ہوتے ہیں۔ جرابوں پر مسح ناجائز ہے۔ موزوں پر مسح کرنے والا اگر مقیم ہے یعنی شرعی سفر پر نہیں ہے تو ایک دن رات تک جب بھی وضو کرے مسح کرے۔ لیکن ایک دن رات کے بعد موزے اُتار کر دوبارہ پاؤں دھونا ہونگے موزوں پر مسح کے سلسلے میں درج ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے:

۱۔ موزے چمڑے وغیرہ کے ہوں، کسی کپڑے یا نائیلون وغیرہ کے نہ ہوں اور نہ ہی اون وغیرہ کے ہو سکتے ہیں۔

۲۔ موزے پہننے سے پہلے وضو کر لیں چاہے نماز کا وقت نہ ہو، پھر موزے پہنیں یا صرف پاؤں دھو کر موزے پہنیں اور پھر وضو کر لیں۔

۳۔ موزے پہننے کے بعد جب پہلی مرتبہ بے وضو ہوں تو اس وقت سے مدتِ مسح شمار ہوگی۔

۴۔ مقیم آدمی ایک دن رات موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور مُسافر تین دن رات تک جب یہ وقت مکمل ہو جائے اور آپ باوضو ہوں تو صرف موزے اُتار کر غسل کریں اور پاؤں بھی دھوئیں۔

۵۔ اگر غسل فرض ہو جائے تو اب مُوزوں پر مسح نہیں ہو سکتا موزے اُتار کر غسل کریں اور پاؤں بھی دھوئیں۔

مسح کا طریقہ

ہاتھوں کو تر کر کے دونوں پاؤں کے اگلے حصے پر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں رکھیں اور پھر انہیں اوپر پنڈلی کی طرف لائیں مسح ہو جائے گا۔

اذان اور اس کا جواب

مسجد میں نماز کیلئے بلانے کی خاطر جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اُسے اذان کہتے ہیں، اذان کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

نوٹ، فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط (نماز نیند سے بہتر ہے) کے الفاظ کہیں۔

۲۔ اذان خاموشی سے سنیں اور مؤذن جو کلمہ کہے آپ بھی وہی کلمہ کہیں، مثلاً وہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہے تو آپ بھی اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں۔ لیکن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھیں اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط کے جواب میں یوں

کہیں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ (تم نے سچ کہا، اچھا کام کیا اور حق بات کہی)

تکبیر تحریمہ کے جواب میں یہی کلمات کہیں البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں کہیں: اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (اللہ تعالیٰ اسے قائم و دائم رکھے جب تک زمین اور آسمان قائم ہیں۔)

اذان کے بعد دُعا

جب اذان مکمل ہو جائے تو پہلے درود شریف پڑھیں اور پھر یہ دُعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○

جب نماز کھڑی ہونے لگتی ہے تو اس وقت مؤذن جو کلمات کہتا ہے اُسے تکبیر یا اقامت کہتے ہیں۔

تکبیر کے الفاظ بھی وہی ہیں جو اذان کے ہیں البتہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (تحقیق نماز کے لئے جماعت کھڑی

ہو گئی۔)

تثویب

جب جماعت قریب ہو تو اس سے پانچ منٹ پہلے لوگوں کو مطلع کرنے کیلئے کہ جماعت قریب ہے جو اعلان کیا جاتا ہے اسے تثویب کہتے ہیں جس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جماعت سے پانچ منٹ پہلے لاؤڈ سپیکر پر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ پڑھیں اگرچہ یہ طریقہ ضروری نہیں لیکن اچھا ہے۔

اذان کے ساتھ درود شریف

دیگر اوقات کی طرح اذان سے پہلے اور بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام پیش کرنا جائز اور اجر وثواب کا باعث ہے۔ قرآن پاک میں ہے ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۰ (احزاب ۳۳) بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر تعظیم کے ساتھ صلوٰۃ وسلام بھیجو۔

ترمذی میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس بی اکثرھم صلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھنے والا (قیامت کے روز) میرے زیادہ قریب ہوگا۔ صحیح مسلم میں ہے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل مایقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی مرۃ صلی اللہ علیہ عشرا (مسلم، مشکوٰۃ باب الاذان ۶۵) جب تم مؤذن سے اذان سنو تو جیسطرح مؤذن کہے تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو۔ بیشک جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جلاء الافہام لابن قیم میں ہے نبی نے فرمایا کل کلام لایذکر اللہ فیہ فیبدا بہ وبالصلوۃ علی فھو اقطع ولجذم۔ ہر وہ کام جسے اللہ کے ذکر اور مجھ پر درود شریف سے شروع نہ کیا جائے تو وہ ناقص اور برکت سے خالی ہے۔ بلاشبہ اذان بھی کلام ہے لہذا اس سے پہلے درود پڑھنا خود نبی علیہ السلام کے ارشاد مبارک سے ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ باعث خیر وبرکت ہے ــــــ ردالمختار شامی میں ہے وبین یدی الامور المھمۃ اور اہم کاموں سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

امام سخاوی فرماتے کہ کہ مصر میں (چھٹی صدی میں) مؤذّن اذان کے ساتھ خلیفہ اور وزراء پر سلام کہتے تھے فلما تولّی الملک العادل صلاح الدّین ابن ایوب فابطل ھذہ البدعۃ وامر المؤذّنین بالصلوٰۃ والتّسلیم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدلُ تلک البدعۃ وامر بھا اھل الامصار والقریٰ فجزاہ اللہ خیراً (القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع ۱۹۲) جب سلطان عادل صلاح الدّین کی حکومت قائم ہوئی توانہوں نے اس بدعت کو ختم کر دیا اور مؤذّنوں کو حکم دیا کہ وہ اذان کے ساتھ اس بدعت کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پیش کریں اور یہ حکم تمام شہروں اور دیہاتوں میں نافذ کر دیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ——— حرمین شریفین میں مؤذّنین اذانوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود شریف پیش کرتے تھے۔

اذان و اقامت میں انگوٹھے چومنا مستحب ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنکر اور خصوصی طور پر اذان و اقامت کے وقت انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا مستحب ہے اور ذریعہ خیر و برکت ہے۔ فتاویٰ ردّالمختار شامی میں ہے ویستحبّ ان یّقال عند السّماع الاولیٰ من الشّہادۃ صلّی اللہ علیک وسلّم یارسول اللہ وعند الثّانیہ منہا قرّۃ عینی بک یارسول اللہ ثُمّ یقول اللّٰھمّ متّعنی بالسّمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی العینین فانّہ علیہ السّلام قائداً لہٗ الی الجنّۃ (فتاویٰ رضویہ ۵/۴۳۶) ——— وفی کتب الفردوس من قبّل ظفری ابہامیہ عند سماع۔ اشھد انّ محمدًا رّسول اللہ فی الاذان انا قائدہ ومدخلہ فی صفوف الجنّۃ۔ اذان میں پہلی بار اشھد انّ محمدًا رّسول اللہ سنکر صلی اللہ علیک

یارسول اللہ کہنا اور دوسری مرتبہ سُن کر قرۃ عینی بک یارسول اللہ (اے اللہ کے رسول میری آنکھوں کی ٹھنڈک آپ کے نام کی برکت سے ہو) پڑھنا مستحب ہے اور پھر اپنے انگوٹھوں کو آنکھوں پر رکھ کر کہے اے اللہ! مجھے کان اور آنکھ سے نفع پہنچا تو بے شک نبی علیہ السلام اس شخص کی جنت کی طرف قیادت خود فرمائیں گے اور کتب الفردوس میں حدیث نبوی ہے کہ جو شخص اشھد ان محمدًا رسول اللہ سن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخن چومے گا تو میں خود اس کی قیادت کروں گا اور اُسے جنت کی صفوں میں داخل کرادوں گا۔ (المقاصد الحسنہ فی الاحادیث الدائرہ علی الالسنۃ حرف میم حدیث ۱۰۲۱ ص ۳۸۴) ــــــ شارح مشکوٰۃ علامہ علی قاری مکی اپنی کتاب موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں: قلت واذ ثبت رفعہ الی الصدیق فیکفی للعمل لنا لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین میں نے کہا اور جب اس حدیث کی سند کا حضرت صدیق اکبر تک پہنچنا ثابت ہے تو ہمارے عمل کے لئے کافی ہے۔ بوجہ ارشاد نبوی کے کہ تم پر میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔ (الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ موضوعات کبریٰ حدیث ۸۲۹ ص ۲۱۰)

شیخ علی قاری مکی نے جس عمل صدیق اکبر کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے جب اشھد ان محمدًا رسول اللہ سنا تو کہا قرۃ عینی بک یارسول اللہ اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میرے اس پیارے کی طرح کرے گا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور مقاصد حسنہ مطبوعہ مدینہ منورہ میں ہے اس شخص کے لئے میری شفاعت حلال ہوگی۔

اقامت بیٹھ کر سننا مسنون ہے

اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ مقتدی موجود ہوں اور امام صاحب موجود نہ ہوں اور اقامت شروع ہو جائے تو سنت یہ ہے کہ مقتدی بیٹھے رہیں اور امام کے مصلٰے کی طرف آنے پر کھڑے ہوں چنانچہ بخاری و مسلم میں ارشاد نبوی ہے۔ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی ترونی جب نماز کی اقامت کہی جائے تو مت کھڑے ہو جایا کرو جب تک مجھے اپنی طرف آتا نہ دیکھ لو۔ (بخاری حدیث نمبر ۴۲۳ باب الاذان نزھۃ القاری شرح بخاری جلد ۲ ص ۲۱۹، مسلم باب المساجد حدیث نمبر ۲۱۴ شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی ج ۲ ص ۲۱۵، ابوداؤد صلوٰۃ، ترمذی صلوٰۃ، نسائی اذان، دارمی صلوٰۃ، مسند احمد)

دوسری صورت یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں موجود ہوں۔ اس صورت میں قد قامت الصلوٰۃ پر یا ذرا پہلے (یعنی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پر) کھڑے ہونا سنت ہے اور اقامت کے شروع میں کھڑے ہو جانا جس طرح آجکل رواج بن گیا ہے خلافِ سنت اور مکروہ ہے۔ چنانچہ امام بیہقی اور دیگر محدثین نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال بلال قد قامت الصلوٰۃ نھض فکبر۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب قد قامت الصلوٰۃ کہنے لگتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے اور تکبیر کہتے۔

امام بخاری کے دادا استاذ شیخ محدث عبدالرزاق اپنے مصنف میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطیہ تابعی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے تو جونہی اقامت شروع ہوئی تو ہم اٹھ کر کھڑے ہوئے تو حضرت عبداللہ نے فرمایا بیٹھ جاؤ جب قد قامت الصلوٰۃ کہنے لگے تو کھڑے ہونا۔ محدث عبدالرزاق روایت فرماتے ہیں: کانوا

یکرھون ان ینھض الرجل الی الصلوٰۃ حین یاخذ المؤذن فی اقامۃ

وہ (صحابہ کرام) مکروہ جانتے تھے کہ نمازی اقامت کے شروع میں ہی کھڑے ہو جائے۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری ۵/۱۵۴، فتاویٰ عالمگیری ۱/۵۷)

چند قابلِ حفظ باتیں

قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوں، دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ رکھیں، ٹانگوں کو چوڑا نہ کریں، اس کے بعد نیت کریں۔

نیّت خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے دُو رکعت نماز سنت، متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، وقت اس فجر کے، منہ طرف کعبہ شریف کے۔

تکبیرِ تحریمہ نیت کرنے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے ہاتھوں کو اُٹھائیں اور انگوٹھوں کے اندر والے حصے کو کانوں سے لگائیں یعنی کانوں کا جو نرم حصہ لٹکا ہوا ہے جس میں عورتیں سوراخ کرکے بالیاں وغیرہ ڈالتی ہیں اس کے ساتھ لگائیں، جب کانوں سے انگوٹھے لگائیں تو ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں اور ہتھیلی کا رُخ قبلہ کی طرف ہو۔

نوٹ، عورتیں اپنے ہاتھ صرف کاندھوں تک اُٹھائیں، کانوں تک نہ لے جائیں۔

ہاتھ باندھنا اَب ہاتھ باندھ لیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ناف سے نیچے بائیں ہاتھ کی پیٹھ پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھیں، درمیان والی انگلیاں کلائی کے اوپر ہوں جبکہ چھوٹی اُنگلی اور انگوٹھے کے ساتھ کلائی کے گرد گھیرا باندھیں کلائی وہ جگہ ہے جہاں

گھڑی باندھتے ہیں۔

نوٹ: عورتیں سینے کے اوپر ہاتھ باندھیں اور بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھیں اور مرد ناف کے نیچے باندھیں مردوں کیلئے سینے کے اوپر باندھنا سنت کے خلاف ہے۔

زیرِ ناف ہاتھ باندھنا مسنون ہے

امام بخاری و مسلم کے استاذ امام ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع یمینہ علی شمالہ تحت السرۃ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ناف کے نیچے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔ (محلّٰی از ابن حزم بحوالہ نزہۃ القاری شرح بخاری ج ۲ ص ۳۹۵)

ابوداؤد (نسخہ ابن اعرابی) سنن بیہقی اور دارقطنی میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں السنۃ وضع الکف علی الکف تحت السرۃ ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۷)

قیام نماز میں کھڑا ہونے کو قیام کہا جاتا ہے

ثناء ثناء یہ ہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ○

تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

(میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔)

پڑھنا تعوذ کہلاتا ہے۔ **تسمیہ** : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فاتحہ سورۃ فاتحہ یہ ہے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آمین آہستہ کہنا مستحب ہے

تفسیر مظہری میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں

میں نے نبی علیہ السلام سے آمین کے معنی دریافت کئے تو آپ نے فرمایا افعل (اے اللہ) کر دے۔ ثابت ہوا کہ آمین دعاء ہے اور دعاء کے بارے میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے: ادعوا ربکم تضرّعًا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین (الاعراف ۵۵) تم اپنے رب سے گڑگڑاتے ہوئے اور آہستگی کے ساتھ دعا کرو، وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس آیت کی رو سے مستحب یہی ہے کہ ضرورت کے بغیر دعا میں آواز اونچی نہ کی جائے اور دعاء پست آواز سے کی جائے۔

/102371/

بخاری شریف و دیگر کتب احادیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضّالّین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضّالّین (بخاری باب الاذان حدیث نمبر ۹۹۰ ھ نزہۃ القاری شرح بخاری' مسلم کتاب الصلوٰۃ۔ ج ۲ ص ۴۴۰' ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التامین وراء الامام ص ۳۴) کہے پس تم آمین کہو پس جس کا قول فرشتوں کے قول کے مطابق ہوگا اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوتے (۱) فاتحہ امام نے پڑھنی ہے مقتدی نے نہیں پڑھنی (۲) آمین آہستہ کہنی ہے کیونکہ فرشتے آہستہ کہتے ہیں۔

نسائی میں ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا امام کے ولا الضّالّین کہتے ہی تم آمین کہو کیونکہ انّ الامام یقول آمین اس وقت امام بھی آمین کہتا ہے۔ اس حدیث میں نبی علیہ السلام بتارہے ہیں کہ امام بھی آمین کہتا ہے۔ ثابت ہوا کہ امام بھی آمین آہستہ کہتا ہے اسی لئے بتانے کی ضرورت ہوئی

مسند امام احمد و مستدرک حاکم ابوداؤد (طیالسی) طبرانی اور دارقطنی میں ہے:

عن وائل ابن حجر انہ صلّی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلمّا بلغ غیر المغضوب قال آمین واخفی بھا صوتہ (نزہۃ القاری شرح بخاری ۲/ ۴۳۹)

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس

جب آپ ولا الضالین پر پہنچے تو فرمایا آمین اور اپنی آواز آہستہ رکھی۔ ثابت ہوا کہ آمین اونچی آواز سے کہنا خلافِ سنت ہے۔

طحاوی میں ہے فلم یصل عمر ولا علی رضی اللہ عنہما یجھر ان بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بامین۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما بسم اللہ اور آمین اونچی آواز سے نہیں کرتے تھے۔ (طحاوی شریف ۱/۱۲۰)

نوٹ: جن روایات میں اونچی آواز سے آمین کہنے کا ذکر ہے۔ محققین نے سے تعلیم امت پر محمول کیا ہے یعنی اونچی آواز سے آمین کہنا بتانے کے لئے تھا کہ آمین سنت ہے اور یہ کہ اس کا مقام اور تلفظ کیا ہے؟

امام کے پیچھے قرأت فاتحہ ممنوع ہے

امام احمد اپنی مسند میں، امام مسلم اپنی صحیح میں، ابن ماجہ اپنی سنن میں سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا (مسند امام احمد ج ۴ ص ۴۱۵، صحیح مسلم باب التشھد ص ۱۷۴، سنن ابن ماجہ اقامۃ الصلوٰت ص ۶۱)

جب تم نماز پڑھنا چاہو تو اپنی صفوں کو درست کرو پھر کوئی تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور قرأت کرے تو چپ رہو۔

۲۔ امام احمد اپنی مسند میں، امام ابوداؤد اور امام نسائی، ابن ماجہ اپنی سنن

میں، امام طحاوی شرح معانی الآثار میں، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انما الامام لیؤتم به فاذا اکبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا۔ اللفظ للنسائی (مسند امام احمد ج ۲ ص ۳۷۶، ابوداؤد ج ۱ ص ۸۹، نسائی ج ۱ ص ۱۴۶، ابن ماجہ ص ۶۱، طحاوی ج ۱ ص ۱۲۶)

امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب قرأت کرے تو خاموش رہو۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں فرمایا میرے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے (ج ۱ ص ۱۷۴)

خود امام احمد نے اس سند کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد دوسرے طریقے سے ذکر فرمایا۔ ابن ماجہ میں بطریق جابر، اور ابوالزبیر مذکور ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ من کان له امام فقراءة الامام له قراءة

نیز امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اپنی سند کے ساتھ بطریق موسیٰ بن ابی عائشہ الخ روایت فرماتے ہیں۔ علاوہ اس کے مختلف چار سندوں کے ساتھ روایت فرمایا۔ علاوہ ازیں مسند احمد بن حنبل میں بھی ان کی خاص سند کیساتھ مذکور ہے۔ علاوہ ازیں یہ حدیث متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے۔ دار قطنی نے اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن علی نے کامل میں، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادنیٰ تعبیر کے ساتھ نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن حبان نے کتاب الضعفا میں بھی روایت فرمایا۔ نیز دارقطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ

روایت فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
یکفیک قراۃ الامام خافت او جھر (تجھے امام کی قرأت کافی ہے آہستہ پڑھے یا بلند آواز سے پڑھے) (طحاوی ج ۱ ص ۱۰۷، ۱۰۸، مسند احمد ج ۳ ص ۳۲۹)

۳۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں اور امام مالک نے اپنی موطا میں موقوفاً اور امام ابوجعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار میں مرفوعاً حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا:

من صلی رکعۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام۔

(ترمذی ج ۱ ص ۱۷، موطا ۳۰، طحاوی ج ۱ ص ۱۰۷)

جس نے کوئی رکعت بے سورۃ فاتحہ کے پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی مگر جب امام کے پیچھے ہو (تو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا۔

۴۔ موطا امام محمد میں ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے روایت فرمائی۔

حدثنا ابوالحسن موسٰی بن ابی عائشہ عن عبداللہ بن شداد بن الھاد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنھما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ قال من صلی خلف الامام فان قراۃ الامام لہ قراءۃ۔ (موطا ۹۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے نماز

پڑھے تو امام کا پڑھنا اس شخص کا بھی پڑھنا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اس کے راوی سب کے سب صحیح ستہ کے ہیں۔ یہ حدیث متعدد سندوں کے ساتھ حدیث کی متعدد کتابوں میں مروی ہے۔

کوئی سورت

جب سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھ لیں تو اب کوئی چھوٹی سورۃ پڑھیں جو آپ کو یاد ہو یا کسی بڑی سورۃ کی کم از کم تین آیتیں پڑھیں، اور کوئی دوسری سورۃ یاد نہ ہو تو ہر رکعت میں سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ) پڑھ لیا کریں، اس کی فضیلت بھی بہت زیادہ ہے۔

سُورۃ اخلاص

سُورۃ اخلاص یہ ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ۬
وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

رکوع

اب اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ رکوع کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سر اور پیٹھ بالکل سیدھی رکھیں

نوٹ: عورتیں رکوع کرتے وقت نہ زیادہ جھکیں نہ پیٹھ سیدھی کریں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنے کی بجائے ویسے ہی ان پر ہاتھ رکھیں۔

رکوع کی تسبیح

رکوع میں کم از کم تین بار اور زیادہ سے زیادہ سات بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھیں اسے

تسبیحِ رکوع کہتے ہیں۔

قومہ اب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور اطمینان سے کھڑے ہو کر ربنا لکَ الحَمْدُ کہیں اور پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سیدھے سجدے میں چلے جائیں۔

نوٹ : یاد رکھیں رکوع سے سر اُٹھاتے ہی سجدے میں چلے جانا اور کھڑا نہ ہونا غلط ہے بلکہ کھڑے ہو کر پھر سجدے میں جانا ہوگا۔

سجدہ سجدے میں پیشانی اور ناک زمین پر لگائیں، دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو قبلہ رُخ کریں اور سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ کان ہاتھوں کے مقابل ہوں۔ رانیں پیٹ سے نہ لگیں، بازو پہلوؤں سے الگ رہیں اور جسم کا پچھلا حصہ اونچا رکھیں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا ضروری (واجب) ہے اگر پاؤں کی انگلیاں اُٹھی ہوئی ہوں یا محض اُن کے سرے زمین پر لگے ہوں تو سجدہ نہیں ہوگا۔ سجدے میں کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ سات بار تسبیح پڑھیں۔ بہتر یہ ہے کہ پانچ مرتبہ پڑھیں۔ سجدے کی حالت میں نگاہ ناک کی بیٹھ پر ہونی چاہیئے۔

نوٹ : عورتیں اس طرح سجدہ کریں کہ بالکل زمین سے لگ جائیں اور دونوں [illegible] نکال دیں۔

تسبیح سجدہ سجدے کی تسبیح یہ ہے :
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (میرا بلند و بالا رب پاک ہے)

جلسہ جب نہایت اطمینان سے سجدہ کرلیں اور تسبیح بھی پڑھ چکیں تو اب بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگا کر قبلہ رُخ کردیں، اسے جلسہ کہتے ہیں۔ اس دوران کچھ نہ پڑھیں بلکہ تین بار سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھنے کی مقدار بیٹھ کر دوسرے سجدے میں چلے جائیں۔

سجدے میں جانا سجدے میں جانے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ زمین پر پہلے گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، اس کے بعد ناک اور آخر میں پیشانی لگائیں، انگلیاں ملی ہوئی اور قبلہ رُخ ہوں اٹھتے وقت اس کے الٹ کریں۔

دوسرا سجدہ دوسرا سجدہ بھی پہلے سجدے کی طرح ہے۔ اس کا طریقہ بھی وہی ہے جو پہلے سجدے کے بارے میں بیان ہوا اور اس میں بھی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ یا سات بار پڑھیں بہتر یہ ہے کہ پانچ بار پڑھیں۔

دوسری رکعت دوسرے سجدے کے بعد پاؤں کے پنجوں پر سیدھے کھڑے ہوجائیں اور کسی مجبوری کے بغیر ہاتھوں سے زمین پر ٹیک نہ لگائیں۔

جب سیدھے کھڑے ہو جائیں تو پہلی رکعت کی طرح اس میں بھی دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں اور اب سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ باللہ نہ پڑھیں بلکہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھیں اور اس کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا کسی بڑی سورۃ کی تین آیات ملائیں، اور اگر کوئی دوسری سورۃ یاد نہ ہو تو "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" ہی پڑھ لیں۔

نوٹ: اگر دونوں رکعتوں میں الگ الگ سورتیں پڑھیں تو دو باتوں کا خیال رکھیں:

۱۔ دوسری رکعت میں جو سورۃ پڑھیں وہ پہلی رکعت والی سورۃ سے آگے کی سورۃ ہو مثلاً پہلی رکعت میں "قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ" پڑھی ہے تو اب "اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ" پڑھیں

۲۔ چھوٹی سورتیں پڑھنے کی صورت میں درمیان میں ایک سورۃ نہ چھوڑیں مثلاً پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی ہے تو دوسری رکعت میں تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ نہ پڑھیں کیونکہ درمیان میں ایک سورۃ یعنی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ رہ گئی اور یہ صحیح نہیں۔ دوسری رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورۃ (یا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) پڑھنے کے بعد رکوع اور دو سجدے کریں جس طرح پہلی رکعت کے بیان میں بتایا گیا، اور سجدے کی تسبیحات کے بارے میں بھی پڑھ چکے ہیں اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ تسبیح کتنی بار پڑھیں۔

قعدہ دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد بیٹھ جائیں۔ اس بیٹھنے کو قعدہ کہتے ہیں۔ دایاں پاؤں کھڑا کریں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں، دائیں پاؤں کی انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگائیں اور اُن کا رُخ قبلہ کی طرف کریں۔ ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو رانوں پر گھٹنوں کے قریب اس طرح رکھیں کہ انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں نہ تو بالکل کھلی رکھیں نہ ملائیں بلکہ عام حالت کی طرح رکھیں۔

نوٹ: (۱) عورتیں قعدہ میں دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر مصلّٰی پر بیٹھیں۔

(۲) قعدے کی حالت میں نظروں کو اپنی گود پر رکھیں۔

تشہّد بیٹھنے کے بعد تشہد پڑھیں جو اس طرح ہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

درود شریف اس کے بعد درود شریف (درود ابراہیمی) پڑھیں جو یوں ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

دُعاء

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

سلام پھیرنا جب دُعا پڑھ لیں تو پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہیں۔ دل میں یہ ارادہ ہو کہ دائیں

بائیں موجود فرشتوں اور نیک جنوں کو سلام کر رہا ہوں۔

جب امام صاحب رکوع میں جائیں تو آپ بھی رکوع میں چلے جائیں اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھیں۔ جب تک امام صاحب رکوع میں رہیں آپ تسبیح پڑھتے رہیں لیکن تعداد میں طاق ہوں یعنی تین یا پانچ یا سات وغیرہ۔ جب امام صاحب "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہتے ہوئے رکوع سے سر اُٹھائیں تو آپ فوراً امام صاحب کے ساتھ کھڑے ہو جائیں کیونکہ امام صاحب کی اتباع ضروری ہے۔ آپ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ نہیں کہیں گے بلکہ جب امام صاحب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر چپ ہو جائیں تو آپ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہیں۔ پھر امام صاحب اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سجدے میں جائیں گے آپ بھی ان کے پیچھے سجدے میں جائیں اور جتنی دیر امام صاحب سجدے میں رہیں آپ سبحانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے رہیں لیکن طاق تعداد میں پڑھیں۔

قومہ و جلسہ رکوع سے جب سیدھے کھڑے ہوتے ہیں تو اس حالت کو قومہ کہا جاتا ہے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔

نماز کی شرائط (۱) طہارت یعنی نمازی کا جسم، کپڑے اور وہ جگہ پاک ہو جہاں پر نماز پڑھ رہا ہے۔

(۲) سترِ عورت یعنی بدن کے جس حصّے کا پردہ فرض ہے

اُسے ڈھانپنا، مردوں کیلئے ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک چھپانا فرض ہے اور عورتوں کا صرف چہرہ، ہاتھ اور پاؤں ننگے ہو سکتے ہیں باقی تمام جسم کا ڈھانپنا ضروری ہے۔ دوپٹہ اتنا باریک نہ ہو جس سے بال نظر آتے ہوں ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

(۳) قبلہ رُخ ہونا۔

(۴) وقت کا پایا جانا، مثلاً ابھی ظہر کا وقت شروع نہیں ہوا تو اس وقت ظہر کی نماز نہیں ہوگی۔

(۵) نیّت، دل میں پختہ ارادہ ہو کہ فلاں وقت کی نماز پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے کہنا مستحب ہے۔

(۶) تکبیر تحریمہ، (چونکہ تکبیر تحریمہ نماز سے بالکل ملی ہوتی ہے اس لئے اسے نماز کے فرائض میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔)

نماز کے فرائض

فرض وہ کام ہوتا ہے جس کا کرنا ضروری ہے۔ نماز میں جو کام فرض ہیں ان میں سے کوئی جان بوجھ کر چھوڑے یا بھولنے کی وجہ سے رہ جائے تو نماز نہیں ہوگی اور اگر آگے پیچھے ہو جائیں تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ نماز کے فرائض سات ہیں (۱) نیت کرنا (۲) تکبیر تحریمہ کہنا (۳) قیام کرنا (۴) قرآن پاک پڑھنا (کم از کم تین چھوٹی آیات یا کوئی چھوٹی سورت پڑھنا) (۵) رکوع (۶) سجدہ (۷) آخری قعدہ

نماز کے واجبات

واجب وہ کام ہے کہ اگر بھول کر رہ جائے تو سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے، اور اگر جان بوجھ کر چھوڑیں تو گناہ بھی ہوگا اور نماز بھی نہیں ہوگی۔ نماز کے واجبات اٹھارہ ہیں: (۱) سورۂ فاتحہ پڑھنا (جبکہ امام ہو یا اکیلا۔ مقتدی نہیں پڑھیگا)

(۲) فرض نماز کی دو اور سنتوں اور وتروں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت ملانا۔

(۳) قرآن پاک پہلی دو رکعتوں میں پڑھنا (فرض نماز کی بات ہے)

(۴) سورۂ فاتحہ کو پہلے اور دوسری سورت کو بعد میں پڑھنا۔

(۵) سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کو زمین پر لگانا۔

(۶) ہر رکعت کے دونوں سجدے ساتھ ساتھ کرنا۔

(۷) ارکانِ نماز کو اطمینان سے ادا کرنا۔

(۸) پہلا قعدہ (جب تین یا چار رکعت والی نماز ہو)

(۹) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (۱۰) آخری قعدے میں بھی تشہد پڑھنا

(۱۱) پہلے قعدے کے بعد فوراً کھڑا ہونا۔

(۱۲) لفظ السلام کہنا (لفظ علیکم واجب نہیں)

(۱۳) فجر میں نیز مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں امام کا بلند آواز سے قرارت

(۱۴) ظہر اور عصر کی تمام رکعتوں نیز مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں کے بعد والی رکعات میں آہستہ قرارت کرنا۔

(۱۵) ہر نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے لیے لفظ اللہ اکبر کہنا

(۱۶) وتروں میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۷) عید کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا

(۱۸) عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر۔

نماز کی سنتیں

نماز کی سنتوں سے وہ باتیں مراد ہیں جن کی ادائیگی نماز میں ضروری ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان امور کو بجالائے انہیں جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ ہے البتہ بھولے سے رہ جائیں تو نماز ہو جائے گی۔ نماز کی سنتیں بہت زیادہ ہیں چند سنتیں درج ذیل ہیں:

- تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کا اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اور عورتوں کا کاندھوں کے برابر لے جانا اور انگلیوں کو کھلا رکھنا۔
- مرد کا اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے ہوئے گھیرا باندھ کر ناف کے نیچے رکھنا اور عورت کا گھیرا باندھے بغیر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے کے اوپر رکھنا۔
- ثناء، اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا
- آمین کہنا (آمین آہستہ آواز سے کہنا چاہیئے)
- سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا (امام کے پیچھے ہو تو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے)
- قیام کی حالت میں دونوں پاؤں کے درمیان چار یا چھ انگلیوں کا فاصلہ ہو۔
- رکوع اور سجدے کی تکبیرات اور تسبیحات۔
- رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا اور پھر سجدے میں جانا۔

- رکوع اور سجدے میں کم از کم تین بار تسبیح کہنا
- سجدے میں مرد کا اپنے پیٹ کو رانوں اور کہنیوں کو پہلوؤں سے الگ رکھنا۔
- دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا۔
- عورت یوں سجدہ کرے کہ دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر مصلّٰی پر بیٹھے۔
- دو سجدوں کے درمیان قعدے کی طرح بیٹھنا یعنی دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو بچھاتے ہوئے اس پر بیٹھنا۔
- اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتے وقت دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو لَا پر کھڑا کرنا اور اِلَّا پر چھوڑ دینا۔
- آخری قعدہ میں درود شریف اور دُعا پڑھنا۔

نماز ٹوٹ جاتی ہے

اٹھارہ کاموں میں سے کوئی کام کیا جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے ان میں سے چند اہم باتیں جن کا بیان یہاں ضروری ہے درج ذیل ہیں:

(۱) گفتگو کرنا اگرچہ بھول کر یا غلطی سے ہو
(۲) کسی کو سلام کرنا یا جواب دینا۔ (۳) قہقہہ لگانا۔
(۴) کسی سے ہاتھ ملانا۔ (۵) چھینک کا یرحمک اللّٰہ سے جواب دینا
(۶) کوئی ایسا کام کرنا کہ دیکھنے والا سمجھے شاید نماز نہیں پڑھ رہا (اس

نمازیں اور ان کا طریقہ

سنت مؤکدہ	فرض	کل
۲	۲	۴

نماز فجر

پانچ فرض نمازوں میں سے سب سے پہلی نماز صبح کی نماز ہے جسے نماز فجر کہا جاتا ہے۔ فجر کی نماز چار رکعات ہیں۔ دو سنتیں اور دو فرض۔

پہلے سنتیں پڑھیں اور اس کے بعد فرض ادا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ سنتیں گھر میں پڑھ کر فرض نماز کی ادائیگی کیلئے مسجد میں جائیں، اور اگر سنتیں مسجد میں پڑھیں تو بھی ٹھیک ہے لیکن مسجد کے برآمدے میں یا دوسری منزل پر پڑھیں۔ اور اگر مسجد ایک منزل والی ہو اور اس کا برآمدہ بھی ہو تو بالکل پچھلی صفوں میں پڑھیں تاکہ جماعت کھڑی ہونے کی صورت میں نمازیوں کو پریشانی نہ ہو۔

اگر آپ نے ابھی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور جماعت کھڑی ہو جائے تو وقت کا اندازہ کرلیں۔ اگر سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں چاہے آخری قعدہ میں ہی شامل ہوں تو پہلے سنتیں پڑھ لیں اور اگر سنتیں پڑھتے پڑھتے جماعت نکلنے کا خطرہ ہو تو سنتیں چھوڑ دیں اور فرض نماز میں شامل ہو جائیں۔ یاد رکھیں اس صورت میں فرض نماز کے بعد سنتیں نہ پڑھیں البتہ ج

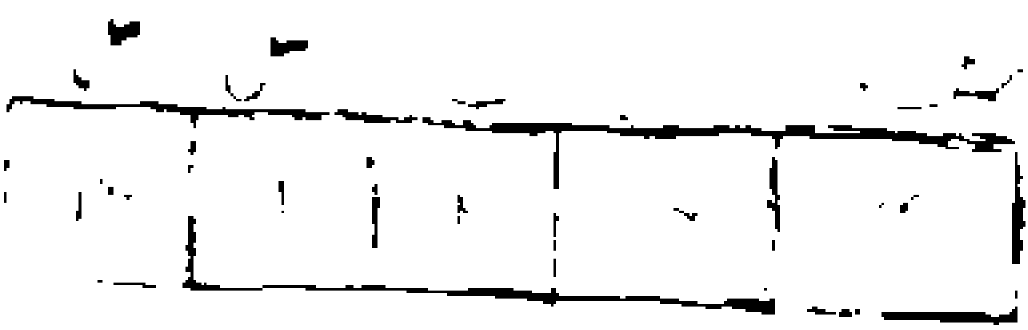
سورج طلوع ہو جائے اور اس کے بعد پچیس[۲۵] منٹ گزر جائیں تو اب دو[۲] نفل پڑھ سکتے ہیں۔ یہ ان سنّتوں کی جگہ ہو جائیں گے، اور اگر نہ پڑھیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔

فجر کے فرض

اس کے بعد فجر کی دو رکعتیں فرض، جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ کوشش کریں کہ سنّتیں جلدی پڑھ کر امام صاحب کے ساتھ شروع میں شریک ہو جائیں اور امام صاحب کے ساتھ ہی تکبیر تحریمہ کہیں لیکن یاد رکھیں امام صاحب سے پہلے نہ کہیں۔ اسی طرح رکوع سجدہ وغیرہ کوئی بھی عمل امام سے پہلے نہ کریں بلکہ ان کے بعد لیکن ساتھ ساتھ کریں۔

فرض نماز کی نیّت

خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے دو رکعت نماز فرض وقت اس صبح کے، پیچھے اس امام کے، منہ کعبہ شریف کے۔



نمازِ ظہر

فرض نمازوں میں سے دوسری نماز، ظہر کی نماز ہے، جب کی نماز کے بعد جب مسلمان اپنے کام کاج میں مصروف ہو جاتا ہے اور دنیا کے کاموں میں مشغول ہونے کی وجہ سے ذکرِ خدا سے کچھ غفلت ہو جاتی ہے تو اب نمازِ ظہر کے ذریعے اُسے دوبارہ

یادِ خدا کا موقعہ ملتا ہے۔ نمازِ ظہر کی بارہ۱۲ رکعات ہیں جن کی ترتیب اس طرح ہے :

چار سنتیں، چار فرض، دو سنتیں اور دو نفل

چار سُنّتیں سب سے پہلے چار سنتیں پڑھیں، ان کی نیت اسی طرح کریں جس طرح فجر کی سنتوں کی تھی، البتہ "وقت اس صبح کے" کی جگہ یوں کہیں "وقت اس ظہر کے" اور دو۲ کی جگہ چار رکعت کہیں۔

نیت کے بعد تکبیرِ تحریمہ کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ (ثناء)، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ (تعوذ) اور بسم اللہ (تسمیہ) پورا پورا پڑھیں، پھر سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھیں اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ ملائیں۔ اس کے بعد ایک رکوع اور دو سجدے اسی طرح کریں جس طرح پہلے پڑھ چکے ہیں۔

دوسری رکعت میں سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ نہ پڑھیں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھیں پھر رکوع اور دو۲ سجدے کریں۔ جب دوسرا سجدہ کرلیں تو اب قعدہ کریں یعنی یوں بیٹھیں کہ دایاں پاؤں کھڑا کریں اور اس کی انگلیوں کے پیٹ کو زمین پر لگا کر قبلہ رُخ کردیں اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔ اب تشہد (اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ آخر تک یعنی عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک) پڑھیں۔

یہ پہلا قعدہ کہلاتا ہے اس میں درود شریف اور دُعا نہیں پڑھیں گے بلکہ تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

نوٹ: یاد رکھیں اگر اس قعدہ میں بھول کر درود شریف پڑھ لیا چاہیے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک ہی پڑھا اور پھر یاد آنے پر کھڑے ہو گئے تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ اس سے کم پڑھا تو واجب نہیں۔

سجدہ سہو: سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ جب آخری قعدہ میں "التحیات" پڑھیں تو عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پر پہنچنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کریں اور اس کے بعد دوبارہ التحیات سے شروع کر کے آخر تک پڑھیں یعنی یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک، اور سلام پھیر دیں۔

نوٹ: اگر دوسری رکعت کے بعد بیٹھنے کی بجائے بھول کر کھڑے ہو جائیں تو واپس نہ بیٹھیں بلکہ نماز مکمل کر کے آخر میں سجدہ سہو کریں؛ اور اگر کھڑے ہونے کے بعد واپس بیٹھ گئے تو بھی سجدہ سہو کرنا ہوگا اور اگر کھڑے نہیں ہوئے تھے بلکہ اس سے پہلے ہی بیٹھ گئے تو سجدہ سہو نہیں ہوگا۔

تیسری رکعت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کریں، سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت پڑھیں اور پھر اسی طرح رکوع اور

دو سجدے کر کے چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اس رکعت میں بھی بسم اللہ، الحمد للہ اور کوئی سورت پڑھیں، پھر رکوع اور دو سجدوں کے بعد قعدہ کریں، یہ آخری قعدہ کہلاتا ہے، اس میں تشہد (التحیات للہ سے عبدہٗ ورسولہ تک) درود شریف اور دُعا پڑھیں، اور پھر سلام پھیر دیں۔

نوٹ: اگر جماعت کا وقت قریب ہو تو سنتیں چھوڑ دیں، پہلے جماعت کے ساتھ فرض نماز پڑھیں، اس کے بعد پہلے دو سنتیں اور پھر یہ چار سنتیں پڑھیں۔

ظہر کے فرض

ظہر کے چار فرض ہیں، امام کے ساتھ باجماعت پڑھیں، کسی مجبوری کے بغیر جماعت سے الگ نماز پڑھنے کا بہت بڑا گناہ ہے، نماز فجر کے بیان میں نیت کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ آپ دو کی بجائے چار اور فجر کی جگہ ظہر کا نام لینا ہے۔

آپ صرف ثناء (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ تک) پڑھیں اور پھر خاموش ہو جائیں۔ اگرچہ اب امام صاحب اونچی آواز سے قرأت نہیں کرتے لیکن چونکہ امام کی قرأت ہی مقتدیوں کی قرأت ہے لہذا رکوع میں جانے تک آپ کچھ نہ پڑھیں، رکوع اور سجدے میں تسبیحات پڑھیں جیسے پہلے بیان ہوا۔

دوسری رکعت میں بھی خاموش کھڑے رہیں، اب دوسری رکعت

کے دوسرے سجدے کے بعد امام صاحب بھی قعدہ کریں گے آپ بھی قعدہ کریں اور تشہد پڑھیں۔ (اس وقت درود شریف اور دُعا نہ پڑھیں کیونکہ یہ پہلا قعدہ ہے) اگر آپ تشہد پڑھنے میں امام صاحب سے پہلے فارغ ہو جائیں تو خاموش بیٹھے رہیں، اور اگر امام صاحب تشہد پڑھ چکے ہوں اور آپ نے ابھی مکمل نہ کی ہو تو امام صاحب کے کھڑے ہونے کے بعد جلدی جلدی مکمل کر کے کھڑے ہو جائیں۔

تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی امام صاحب کے ساتھ خاموش کھڑے رہیں البتہ رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھیں۔ امام صاحب جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ چکیں تو آپ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہیں اور آخری قعدہ میں تشہد درود شریف اور دُعا پڑھ کر امام صاحب کے ساتھ سلام پھیر دیں۔

نوٹ: اگر امام صاحب فارغ ہو کر سلام پھیر رہے ہوں اور آپ نے ابھی تک دُعا مکمل نہ کی ہو تو اُسے وہیں چھوڑ کر امام صاحب کی اتباع کرتے ہوئے سلام پھیر دیں۔

۲ دو سنتیں ظہر کی نماز میں چار فرض (پڑھنے) کے بعد دو سنتیں ہیں۔

ان کی نیت بھی اسی طرح ہے جس طرح چار سنتوں کی نیت ہوتی ہے البتہ یہاں چار کی بجائے دو کہیں گے۔ ان دو سنتوں کے پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو آپ فجر کی سنتوں میں پڑھ چکے ہیں۔

دو نفل

دو سنتوں کے بعد اگر وقت میں گنجائش ہو تو دو نفل پڑھیں کیونکہ نفل نماز کے ذریعے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اگر فرض نماز میں کچھ چھوٹی موٹی کوتاہی ہو گئی ہو تو نفل نماز کے ذریعے پوری ہو جاتی ہے۔

یہ دو نفل بھی اسی طرح پڑھیں جس طرح دو سنتیں پڑھی تھیں البتہ نیت میں لفظ "سنت" کی جگہ "نفل" کا لفظ استعمال کریں۔

نمازِ عصر

سنت غیر موکدہ	فرض	کُل
۴	۴	۸

عصر کی نماز میں چار فرض ہوتے ہیں لیکن اُن سے پہلے چار سنت غیر مؤکدہ ہیں، لہٰذا پہلے چار سنتیں غیر موکدہ پڑھیں اور پھر چار فرض ادا کریں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ عصر کی فرض نماز پڑھنے کے بعد نفل پڑھنے کی اجازت نہیں اس لئے یہ چار سنتیں پڑھنے سے نفل پڑھے جائیں گے۔

نوٹ: فجر کی دو سنتیں، ظہر کی چھ، مغرب کی دو اور عشا کے بعد دو سنتیں موکدہ ہیں یعنی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہمیشہ پڑھا ہے، جبکہ عصر سے پہلے چار اور عشا سے پہلے چار سنتیں غیر موکدہ ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں کبھی پڑھا اور کبھی نہ پڑھا۔ سنت مؤکدہ نہ پڑھنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے لیکن سنت

غیر مؤکدہ میں اختیار ہے البتہ پڑھنے کا ثواب ہے۔

عصر کی سُنتیں عصر کی چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں جو چار فرضوں سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ ان کی نیت بھی اسی طرح کریں جس طرح ظہر سے پہلے چار سُنتوں کی نیت کی تھی البتہ ظہر کی جگہ عصر کے وقت کا نام لیں۔

ان سنتوں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ثنار، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں جبکہ دوسری رکعت میں بسم اللہ سے شروع کریں گے۔ دوسری رکعت کے دو سجدے کرنے کے بعد پہلا قعدہ کرتے ہوئے تشہد (التحیات) کے بعد درود شریف اور دُعا بھی پڑھیں۔ پھر تیسری رکعت میں ثنار سے شروع کریں اور پہلی رکعت کی طرح تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھیں۔ چوتھی رکعت میں دوسری رکعت کی طرح ثنار، تعوذ نہ پڑھیں بلکہ بسم اللہ سے شروع کریں۔

نوٹ: چار سنت مؤکدہ (مثلاً ظہر کی چار سنتوں) اور چار سنت غیر مؤکدہ (عصر کی چار سنتوں) کے پڑھنے میں دو جگہ فرق ہے ظہر کی چار سنتوں میں صرف پہلی رکعت میں ثنار اور تعوذ پڑھتے ہیں جبکہ عصر کی سنتوں میں تیسری رکعت میں بھی ثنار اور تعوذ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ظہر کی چار سنتوں میں پہلے قعدہ میں

صرف تشہد (التحیات) پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں جبکہ عصر کی سنتوں میں پہلے قعدہ میں بھی تشہد کے ساتھ درود شریف اور دُعا پڑھی جاتی ہے۔

○ یہ بھی یاد رہے کہ اگر ان غیر موکدہ سنتوں میں پہلے قعدہ میں درود شریف اور دُعا نہ پڑھ سکے بلکہ بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو نہ کرے نماز ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر تیسری رکعت میں ثناء رہ جائے تو بھی نماز ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر جان بوجھ کر چھوڑے تو گنہگار ہو گا۔

○ اگر عصر کی جماعت کھڑی ہونے والی ہو تو ان سنتوں کو چھوڑ دیں اور جماعت میں شامل ہو جائیں، لیکن یاد رکھیں عصر کے فرض پڑھنے کے بعد سنتیں نہ پڑھیں کیونکہ اس وقت نفل نماز جائز نہیں اور سنن غیر موکدہ نفل ہی ہوتے ہیں۔

○ اگر جماعت کھڑی ہونے میں اتنا وقت باقی ہو جس میں صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں تو چار کی بجائے دو نفل پڑھ لیں۔

عصر کے فرض

عصر کے فرض چار رکعتیں ہیں اور ان کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو ظہر کے فرض پڑھنے کا ہے۔ اگر امام صاحب کے پیچھے پڑھیں تو صرف پہلی رکعت میں ثناء (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ..... وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ تک) پڑھ کر خاموش ہو جائیں پھر رکوع

اور سجدوں کی تسبیحات پڑھیں اور دونوں قعدوں میں تشہد اور دوسرے قعدے میں درود شریف اور دعا بھی پڑھیں ۔

اور اگر تنہا نماز پڑھیں اور یہ اسی صورت میں جائز ہے جب کسی سخت مجبوری کے تحت جماعت میں شریک نہ ہو سکیں ۔ تو آپ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ ملائیں نیز سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ (ثناء) صرف پہلی رکعت میں پڑھیں ۔ ظہر کے فرض اکیلے پڑھیں تو بھی یہی حکم ہے ۔

نوٹ : آخری قعدہ میں تشہد، درود شریف اور دُعا کے بعد دونوں طرف سلام پھیرنا ہوتا ہے' اگر آپ بھول کر کھڑے ہو جائیں تو سجدہ کرنے سے پہلے جس وقت یاد آ جائیں بیٹھ جائیں اور تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کر کے نماز مکمل کریں ۔

- اور اگر چوتھی رکعت کے بعد بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہو گئے تو پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے جس وقت یاد آ جائے بیٹھ جائیں اور تشہد، درود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیریں ۔
- اگر پانچویں رکعت کے سجدہ کرنے تک آپ کو یاد نہیں رہا اور سجدہ کر لیا تو اب چھٹی رکعت بھی ملائیں اور آخر میں سجدہ سہو کریں ۔ اب دو صورتیں ہو گئی ہیں :

(۱) اگر چوتھی رکعت کے بعد قعدہ کر کے اور تشہد پڑھ کر کھڑے ہوئے تھے تو آپ چار فرض اور نفل ہو جائیں گے ۔

(iii) اور اگر قعدہ نہیں کیا تھا بلکہ چوتھی رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد کھڑے ہوئے تھے تو اَب یہ چھ نفل ہو جائیں گے اور فرض دوبارہ پڑھیں۔

نمازِ مغرب

فرض	سنت مؤکدہ	نفل	کل
۳	۲	۲	۷

مغرب کی نماز سورج غروب ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس میں پہلے تین فرض، پھر دو سنتیں اور اس کے بعد دو نفل پڑھے جاتے ہیں یاد رکھیں مغرب کے فرض پڑھنے سے پہلے نفل نہ پڑھیں اور بعد میں اگر دو کی بجائے چار نفل پڑھ لیں تو دو سنتوں کے ساتھ مل کر یہ چھ رکعتیں "صلوٰۃ الاوّابین" ہو جائیں گی اور اس نماز کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

مغرب کے فرض

مغرب کے فرض تین رکعتیں ہیں۔ با جماعت پڑھتے ہوئے پہلی رکعت میں ثناء (سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ) پڑھیں، باقی قرأت امام صاحب کریں گے۔ پھر رکوع اور سجدے کی تسبیحات آپ بھی پڑھیں گے۔ امام صاحب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہیں آپ صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔ مغرب کی نماز میں دو رکعتوں کے بعد پہلا قعدہ ہوتا ہے جس میں صرف تشہد (التَّحِيَّاتُ) پڑھی جاتی ہے، تیسری رکعت کے بعد دوسرا قعدہ ہوگا جس میں تشہد، درود شریف

اور دعا پڑھیں۔

اگر یہ نماز کبھی اکیلے پڑھنا پڑے تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت ملائیں لیکن تیسری رکعت میں نہ ملائیں۔

مغرب کی سنتیں اور نفل

مغرب کے تین فرض پڑھنے کے بعد دو سنتیں پڑھیں، ان کا طریقہ وہی ہے جو ظہر کی دو سنتوں کا ہے، فرق یہ ہے کہ یہاں نیت کرتے ہوئے ظہر کی جگہ "وقت اس مغرب کے" کہیں۔

سنتوں کے بعد دو نفل پڑھیں اور ان کے پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو دو سنتوں کا طریقہ ہے البتہ نیت میں "سنت" کی بجائے "نفل" کا لفظ استعمال کریں۔

اگر ممکن ہو تو اس وقت دو کی بجائے چار نفل پڑھیں، اس کا زیادہ ثواب ہے۔ ان چار نفلوں کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو عصر کی چار سنتوں کا ہے۔ یعنی اس کی پہلی رکعت کی طرح تیسری رکعت میں بھی ثناء (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ) پڑھتے ہیں، اس کے علاوہ پہلے قعدے میں بھی درود شریف اور دعا پڑھتے ہیں۔

نمازِ عشاء

سنتِ غیر مؤکدہ	فرض	سنتِ مؤکدہ	نفل	وتر	نفل	کل
۴	۴	۲	۲	۳	۲	۱۷

پانچ نمازوں میں سب سے آخری نماز، عشاء کی نماز ہے اور

چونکہ سونے یا ٹی وی وغیرہ دیکھنے یا دوستوں سے گپ شپ کی وجہ سے اس نماز سے غفلت ہو سکتی ہے اس لیئے اس کی بہت تاکید کی گئی ہے عشار کی نماز سترہ رکعتیں پڑھیں جن کی تفصیل یہ ہے :

چار سنتیں (غیر موکدہ) چار فرض، دو سنت (موکدہ)، دو نفل، تین وتر اور پھر دو نفل ۔

اگر کبھی وقت میں گنجائش نہ ہو تو چار سنتیں اور نفل چھوڑے جا سکتے ہیں لیکن چونکہ ان کے پڑھنے سے ثواب ملتا ہے اگرچہ چھوڑنے سے گناہ نہیں ہوتا اس لیئے کسی سخت مجبوری کے بغیر نہ چھوڑیں ۔

عشار کی چار سنتیں

عشار کے فرض پڑھنے سے پہلے چار سنتیں (غیر موکدہ) پڑھیں، ان کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو عصر کی چار سنتوں کا ہے یعنی پہلی اور تیسری رکعت میں ثنا، (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ) بھی پڑھیں جبکہ دوسری اور چوتھی رکعت میں تسمیہ (بِسْمِ اللهِ) سے شروع کریں۔ اسی طرح دو رکعتوں کے بعد والے قعدہ (قعدۂ اولیٰ) میں بھی تشہد (التحیات) کے بعد درود شریف اور دعا پڑھیں، سنتیں گھر میں پڑھیں یا مسجد میں، دونوں طرح صحیح ہے البتہ جماعت کا وقت قریب ہو تو چھوڑ دیں ۔

عشار کے فرض

عشار کے چار فرض جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ بلا عذر جماعت کو چھوڑنا سخت گناہ ہے۔ امام

صاحب کے ساتھ جب کھڑے ہوں گے تو پہلی رکعت میں صرف ثنار پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام صاحب کی قرأت سُنیں۔ رکوع اور سجدوں میں تسبیحات آپ بھی پڑھیں گے، پہلے قعدہ میں تشہد (التحیات) پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور پھر امام صاحب کے ساتھ تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہو جائیں اور کچھ نہ پڑھیں، چوتھی رکعت میں بھی اسی طرح خاموش کھڑے رہیں صرف رکوع اور سجدے میں تسبیح پڑھیں اور آخری قعدے میں تشہد کے ساتھ درود شریف اور دُعا پڑھ کر امام صاحب کے ساتھ سلام پھیر دیں۔

عشار کی دو سُنّتیں

فرضوں سے سلام پھیرنے کے بعد امام صاحب کے ساتھ دُعا میں شریک ہوں اور پھر دو سنتیں پڑھیں۔ یہ دو سنتیں موکدہ ہیں یعنی ان کو چھوڑنا گناہ ہے اور ایسا آدمی عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے، جبکہ پہلی چار سنتوں کو چھوڑا جا سکتا ہے کیونکہ وہ غیر موکدہ ہیں، ان سنتوں کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو مغرب کی بعد والی دو سنتوں کا ہے، صرف نیت کرتے ہوئے سنت کی بجائے نفل کا لفظ استعمال کریں۔

دو نفل

دو سنتوں کے بعد دو نفل پڑھیں اور ان کا طریقہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں بلکہ دو سنتوں اور دو نفلوں کے پڑھنے کا طریقہ ایک جیسا ہے، صرف نیت کرتے ہوئے

سنت کی بجائے نفل کا لفظ استعمال کریں۔

تین رکعات وتر عشا کی نماز میں تین رکعات وتر واجب ہیں ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کریں جو اس طرح ہے:

خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے تین رکعات وتر واجب وقت اس عشاء کے منہ طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پہلی رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں۔ رکوع اور دونوں سجدوں کے بعد دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰہ سے شروع کریں، سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت ملائیں، پھر رکوع اور دو سجدوں کے بعد پہلا قعدہ کریں، اس میں صرف تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جائیں، اگر آگے درود شریف شروع کر دیا تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا۔ "عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ" تک تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جائیں، بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر کھڑے کھڑے "اللہ اکبر" کہتے ہوئے کانوں کی لَو تک ہاتھ لگائیں یعنی کانوں کا جو نرم حصہ لٹکا ہوا ہے جس میں عورتیں بالیاں ڈالتی ہیں اُسے کانوں کی لَو کہا جاتا ہے۔ ہاتھ کے انگوٹھے ان کے ساتھ لگائیں اور پھر زیر ناف ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھیں۔

دعائے قنوت پڑھنے کے بعد رکوع کریں اور پھر دو سجدے

کر کے آخر میں قعدہ کریں جس میں تشہد درود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

نوٹ: اگر دُعائے قنوت پڑھنا یاد نہ رہے اور بھول کر رکوع میں چلے جائیں تو اب واپس کھڑے نہ ہوں بلکہ نماز مکمل کر کے آخر میں سجدہ سہو کریں۔ (جس کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔)

- دعائے قنوت پڑھنے کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ا سے تکبیر قنوت کہا جاتا ہے، یہ بھی واجب ہے، اگر بھول کر چھوڑ دی تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ اگر دعائے قنوت یاد نہ ہو تو تین بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا یا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھیں۔
- رمضان المبارک کے مہینے میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں لہٰذا جب امام کے ساتھ وتر پڑھیں تو پہلی رکعت میں ثناء (سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ..... وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ) پڑھ کر خاموش رہیں تینوں رکعتوں میں قرأت کے وقت خاموش رہنا ہوگا، البتہ تیسری رکعت میں جس طرح امام صاحب دُعائے قنوت پڑھتے ہیں۔ آپ بھی دعائے قنوت پڑھیں

دو نفل - وتروں کے بعد دو نفل بیٹھ کر پڑھیں

نمازمیں رفع یدین (ہاتھ اُٹھانا) نماز پنجگانہ میں رفع یدین (ہاتھ اُٹھانا) صرف تکبیر تحریمہ کے ساتھ سنت متواترہ ہے، باقی مقامات میں منسوخ ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ سرکش گھوڑے کی دُم کی طرح نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔

(مسلم ۱/ ۱۸۱)

ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ (استاذ بخاری و مسلم) اور دیگر کتب احادیث میں ہے: قال عبد اللہ ابن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلّی فلم یرفع یدیہ الا فی اوّل مرۃٍ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں۔ پس آپ نے نماز پڑھی اور پہلی بار کے علاوہ رفع یدین نہ فرمایا۔ (ابوداؤد ۱/ ۱۰۹، ترمذی ۱/ ۵۹، نسائی ۱/ ۱۶۱)

امام بخاری و مسلم کے اُستاذ محدث عبدالرزاق اپنے مصنف میں روایت فرماتے ہیں: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبّر رفع یدیہ حتی یری

ابھامیہ قریباً من اذنیہ ثم لا یعود فی تلک الصلوٰۃ۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ فرماتے تو ہاتھ اُٹھاتے حتیٰ کہ ہم آپ کے انگوٹھوں کو کانوں کے قریب دیکھتے۔ پھر اس نماز میں رفع یدین کا اعادہ نہ فرماتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۳۶/۱)

سنن دارقطنی میں صحیح سند سے مروی ہے قال عبد اللہ ابن مسعود صلیت مع النبی ومع ابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند التکبیرۃ الاولی فی افتتاح الصلوٰۃ۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس یہ حضرات نماز کے آغاز میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔ (دارقطنی ۲۹۵/۱، بیہقی ۷۹/۲، مجمع الزوائد ۱۰۱/۲)

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے اور سر اُٹھاتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا لا تفعل ھذا شئی فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ترکہ۔ یہ کام نہ کرو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا پھر چھوڑ دیا تھا۔

(عمدۃ القاری ۳۸۰/۴)

عمدۃ القاری میں حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ العشرۃ الذین شھد لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ ما کانوا یرفعون ایدیھم الا فی افتتاح الصلوٰۃ۔ وہ دس صحابہ جن کے جنتی ہونے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی وہ نماز کے شروع کے علاوہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

(عمدۃ القاری ۲۷۲/۵)

نوٹ : جو لوگ رفع یدین کی روایات کو منسوخ نہیں مانتے ان کا سجدہ میں جانے اور اٹھنے کے وقت رفع یدین پر عمل نہیں ہے حالانکہ کتب صحاح میں اس کی روائتیں بھی موجود ہیں لیکن احناف کے نزدیک رکوع اور سجدہ کے وقت رفع یدین کی تمام روایات منسوخ ہیں۔ (ابن ماجہ ۶۲، مسند احمد ۲/۱۳۲، موطا امام محمد ۹۰)

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا مسنون ہے :

فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ذکر کرنا سنت نبوی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف النّاس من المکتوبۃ کانَ علی عھد النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم (مسلم کتاب المساجد حدیث نمبر ۱۲۱۹ شرح صحیح مسلم، بخاری ۱/ ۱۱۶) بیشک اونچی آواز سے ذکر جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تھا نیز صحیح مسلم میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کنت اعرف انقضاء صلوٰۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالتکبیر۔ میں تکبیر کی آواز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے فارغ ہوجانا جان لیا کرتا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز کے بعد ذکر بالجہر سے نمازیوں کی نماز میں خلل پڑتا ہے۔ ان حضرات کو چاہیئے کہ سنّت رسول بند کرانے کی بجائے مسلمانوں کو تکبیر اولیٰ پانے کے فضائل بتائیں نیز سوال یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہرہ میں ذکر بالجہر ہوتا تھا تو نمازیوں کی نماز میں خلل کیوں نہیں پڑتا تھا۔ نیز تعجب ہے کہ یہی لوگ ماہ ذوالحج میں تکبیرات تشریق بلند آواز سے کہنے کے قائل ہیں اور اس سے نمازیوں کی نماز میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا مسنون ہے

عن عمر بن الخطاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی دعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دُعا میں ہاتھ اُٹھاتے تو انہیں اس وقت تک نیچے نہیں فرماتے جب تک کہ انہیں اپنے چہرے مبارک پر نہ مل لیتے۔ (ترمذی ۴۸۸)

یہ سنت ہے۔ معجم طبرانی میں حضرت اسود ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس جب آپ نے سلام پھیرا تو اپنا رُخ پھیرا اور ہاتھ اُٹھائے اور دُعا فرمائی۔

جامع ترمذی میں حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دُعا زیادہ قبول ہوتی ہے تو فرمایا آخری رات میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

نماز جمعہ

سنت مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ	سنت غیر مؤکدہ	نفل	کل
۴	۲	۴	۲	۲	۱۴

جمعۃ المبارک کی نماز، ظہر کی نماز کی جگہ ہے یعنی جمعۃ المبارک کے دن ظہر کی نماز کی بجائے نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے

نماز جمعہ کی چودہ رکعات ہیں جن کی ترتیب یہ ہے:

چار سنتیں، دو فرض، چار سنتیں، دو سنتیں اور دو نفل۔

چار سنتیں

جمعہ کی فرض نماز سے پہلے چار سنتیں سنّت مؤکدہ ہیں اور ان کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو ظہر کی چار سنتوں کا ہے البتہ نیت کرتے ہوئے ظہر کی بجائے "وقت اس اوّل جمعہ" کے کہتے ہیں۔

نوٹ: یاد رکھیں جب جمعہ کی دوسری اذان شروع ہو جائے تو اَب یہ چار سنتیں نہ پڑھیں بلکہ خاموشی سے بیٹھ جائیں اور فرض نماز کے بعد یہ سنتیں پڑھ لیں اور اگر آپ سنتیں پڑھ رہے ہوں اور اذان شروع ہو جائے تو انہیں مکمل کریں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ گھروں سے مسجد میں جلدی نہیں آتے اور اذان ہو رہی ہوتی ہے یا امام صاحب خطبہ کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو وہ سنتیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، یہ غلط طریقہ ہے۔

جمعہ کا خطبہ

نمازِ جمعہ سے پہلے مسجدوں میں وعظ و تقریر ہوتی ہے اور بعد میں امام صاحب عربی میں دو خطبے پڑھتے ہیں، کوشش کیجئے کہ کسی عالم کی تقریر سنیں، خوش آوازی اور شعر و شاعری کی بجائے علم کو ترجیح دیں اور ایسے خطیب کی تقریر سنیں جو عالم دین ہو اور علمی تقریر کرتا ہو اگرچہ اس کی تقریر سادہ ہو۔

موذن جب دوسری اذان دیتا ہے تو اس کے بعد خطیب صاحب

دو خطبے پڑھتے ہیں، دونوں خطبے سنیں اور اس دوران یوں بیٹھیں جس طرح قعدے میں (یعنی التحیات پڑھتے وقت) بیٹھتے ہیں۔ یہ ادب کا طریقہ ہے۔ خطبہ سنتے وقت بالکل خاموش رہیں، نہ کچھ پڑھیں اور نہ ہاتھوں کو حرکت دیں، بلکہ خطبہ کی اذان کے وقت بھی خاموش بیٹھیں اور اس دوران "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" سن کر انگوٹھے بھی نہ چومیں۔

نوٹ: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومتے ہوئے آنکھوں سے لگانا اور یوں کہنا قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ یعنی یا رسول اللہ! آپ کے ذکرِ پاک سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے، ایک اچھا عمل ہے اور ایسا کرنے والا آنکھوں کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔

اذان کا جواب بھی دل میں دیں اور اس کے بعد دعا کے لیے ہاتھ بھی نہ اٹھائیں بلکہ ویسے ہی دعا مانگ لیں۔

جمعہ کے فرض

جمعہ کی نماز میں دو رکعت فرض ہیں جو با جماعت پڑھے جاتے ہیں اور ان کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو فجر کی دو فرض رکعتوں کا ہے، نمازِ فجر کے ذکر میں ملاحظہ کیجیے البتہ نیت کرتے وقت صبح کی بجائے جمعہ کا نام لیں۔

چار سنتیں فرض رکعتیں باجماعت ادا کرنے کے بعد چار سنتیں پڑھیں۔ یہ بھی سنت مؤکدہ ہیں اور ان کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو ظہر کی چار سنتوں اور جمعہ سے پہلے کی چار سنتوں کا ہے۔ چار رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانا واجب ہے۔ اب ان چار رکعات میں "وقت آخر جمعہ کے" کہیں۔

دو سنتیں جمعۃ المبارک کے فرض پڑھنے کے بعد پہلے چار سنتیں اور پھر دو سنتیں پڑھیں، ان دو سنتوں کا طریقہ وہی ہے جو فجر، ظہر اور مغرب کی دو سنتوں کا ہے البتہ یہاں نیت میں یوں کہنا ہوگا "وقت اس آخر جمعہ کے"

نوٹ: اگر کسی مجبوری کی وجہ سے جمعہ کے بعد کی چھ سنت رکعات نہ پڑھ سکیں تو ۲ دو چھوڑ دیں لیکن چار رکعات پڑھیں، صرف ۲ دو پر اکتفا نہ کریں

○ اگر جمعہ کی پہلی چار سنتیں کسی وجہ سے نہیں پڑھ سکے تھے تو اب وہ چار سنتیں بھی پڑھ لیں اور آخر میں ۲ دو نفل پڑھیں۔ نمازِ جمعہ کی قضا نہیں ہوتی اگر جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکیں تو اب ظہر کی نماز پڑھیں۔

نمازِ عید

مسلمان سال میں دو۲ عیدیں مناتے ہیں۔ ایک کو عیدالفطر کہتے ہیں جو رمضان المبارک کے بعد ہوتی ہے' اور دوسری عیدالاضحیٰ ہوتی ہے جو ذوالحجہ میں حج کے بعد ہوتی ہے اور اس دن جانور کی قربانی بھی کی جاتی ہے۔ عید کی نماز صرف دو۲ رکعتیں ہے اور یہ نماز واجب ہے۔ دونوں عیدوں کی نماز ایک جیسی ہے' اس نماز کے لئے نہ اذان ہوتی ہے نہ تکبیر۔

عید کا خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے اور یہ بھی جمعۃ المبارک کی طرح دو۲ خطبوں پر مشتمل ہوتا ہے' جس طرح عید کی نماز پڑھنا واجب ہے اسی طرح خطبہ سُننا بھی ضروری ہے۔ عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ دوسری نمازوں سے مختلف ہے۔ سب سے پہلے نیت کرتے ہوئے یوں کہیں "خاص واسطے اللہ تعالےٰ کے دو رکعت نماز عید الفطر واجب مع چھ تکبیروں کے' منہ طرف کعبہ شریف کے' پیچھے اس امام کے۔ اَللّٰہُ اکبر

عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھتے ہوئے نیت میں "عیدالفطر" کی جگہ عیدالاضحیٰ" کا لفظ کہیں۔

جب امام صاحب تکبیر تحریمہ کہے تو آپ بھی ان کے ساتھ اَللّٰہُ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا (سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ) پڑھیں۔ اعوذ

باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھیں۔

اس کے بعد امام صاحب اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کانوں کو ہاتھ لگائیں گے آپ بھی اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگائیں اور پھر چھوڑ دیں ـــــ دوسری مرتبہ پھر اسی طرح کریں اور جب امام صاحب تیسری مرتبہ تکبیر کہیں گے تو اَب کانوں کو ہاتھ لگا کر ناف کے نیچے باندھ لیں۔
امام صاحب قرأت مکمل کر کے رکوع اور دو سجدے کریں گے اور پھر دوسری رکعت میں امام صاحب پہلے قرأت کریں گے آپ خاموش رہیں اس کے بعد وہ تین تکبیریں اسی طرح کہیں گے جس طرح پہلی رکعت میں کہی تھیں۔ آپ بھی ان کے ساتھ تینوں تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں کو لگا کر چھوڑ دیں، اَب چوتھی تکبیر رکوع کے لئے ہوگی۔ اس میں ہاتھ نہ اُٹھائیں۔ آپ بھی امام صاحب کے ساتھ رکوع میں شامل ہوں اور باقی نماز اُسی طرح مکمل کریں جس طرح عام نماز پڑھی جاتی ہے۔

نوٹ: نماز سے سلام پھیرنے کے بعد دو خطبے ہوں گے ان کا سننا ضروری ہے، اس کے بعد دُعا میں شریک ہوں اور پھر مسلمان بھائیوں سے گلے مل کر عید کی مُبارکباد پیش کریں۔

نمازِ تراویح بیس ۲۰ رکعت سُنّت ہے

حضورؐ کا عمل مُبارک حضرت عبداللہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ "ان رسول اللہ کان یصلّی فی رمضان عشرین رکعۃ" کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) پڑھتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۹۴ آثار سنن ج ۲ ص ۵۶ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۱۷۲، سنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۴۹۶۔ کشف الغمہ ج ۲ ص ۱۱۶ الوفا ص ۵۰۸ موطا امام محمد حاشیہ ص ۱۴۱، فتاویٰ عزیزی ص ۱۳۰، معجم طبرانی کبیر ج ۱۱ ص ۳۹۳، مسند عبد بن حمید ص ۲۱۸ حضرت جابر بن عبداللہ حضور علیہ السلام کا بیس رکعت ادا فرمانا بتاتے ہیں (تاریخ جرجان ص ۲۷۵)

حضرت فاروق اعظم کا حکم مُبارک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۹۲ آثار سنن ج ۲ ص ۵۳)

عہد خلافت میں (حضرت عمر کے دور میں) حضرت ابی ابن کعب نے لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائیں۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۴۰۹) حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی کعب رمضان المبارک میں مدینہ طیبہ میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۹۳) یزید بن رومان فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں رمضان المبارک میں تیئس رکعت (۲۰ تراویح تین وتر) پڑھا کرتے تھے (موطا امام مالک ص ۹۸، سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶) حضرت محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر کے دورِ خلافت میں رمضان المبارک میں بیس تراویح پڑھتے تھے۔

(مختصر قیام اللیل ص ۱۵۷) یہی قول حضرت سائب بن یزید کا اور اُن کا اپنا عمل ہے (سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶، معرفۃ السنن والآثار ج ۴ ص ۴۲، شرح المہذب امام نووی ج ۴ ص ۳۲)

حضرت علی المرتضیٰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔ (سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳)

امام ترمذی لکھتے ہیں کہ اکثر اہلِ علم نے حضرت علی اور حضرت عمر اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۶۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ (مختصر قیام اللیل ص ۱۵۷)

اجماع صحابہ: شارح مشکوٰۃ محدث علی قاری لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں (مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۱۹۴) ان کتب میں بھی بیس رکعت تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع نقل کیا گیا ہے (المغنی ج ۲ ص ۱۲۷، ارشاد الساری ج ۳ ص ۵۱۵، شرح النقایہ ج ۲ ص ۲۴۱، اتحاف السادۃ المتقین ج ۳ ص ۷۰۰)

تابعین، تبع تابعین، حضرت سوید بن حنظلہ کا عمل بیس رکعت پڑھنے کا تھا (سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶) حضرت ابوالبختری بھی اسی پر عامل تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳) حضرت علی بن ربیعہ بھی بیس رکعت تراویح پڑھاتے (مصنف ابن ابی ج ۲ ص ۳۹۳) حضرت شتیر بن شکل سے بھی یہی مروی ہے (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۳) حضرت حارث اعور سے بھی یہی منقول ہے (حوالہ بالا) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت سعید بن ابی الحسن، حضرت عمران عبدی بھی بیس تراویح پڑھاتے (مختصر قیام اللیل ص ۱۵۸۔ حضرت ابراہیم نخعی بھی بیس رکعت تراویح بتلاتے ہیں (کتاب الآثار ص ۴۱) حضرت

عطاء بن ابی رباح سے بھی یہی مروی ہے (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳) امام ترمذی نے حضرت سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا بیس رکعت کا قائل ہونا بتایا ہے۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۶۶)

ائمہ اربعہ کا مسلک : امام ابوحنیفہ کا مسلک بیس رکعت تراویح ہے (فتاوی قاضی خان ج ۱ ص ۱۱۲) ائمہ اربعہ کا مسلک بیس رکعت تراویح ہے (ج ۱ ص ۱۵۲) امام شافعی کا مسلک بھی بیس رکعت تراویح ہے۔ امام شافعی نے فرمایا کہ "ہمارے شہر مکہ مکرمہ کے لوگ بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۶۶) مزید فرمایا کہ "مجھے بیس رکعت محبوب ہیں اس لئے کہ یہ حضرت عمر سے منقول ہے"۔ (مختصر المزنی ص ۲۱) امام احمد بن حنبل کا مسلک بھی بیس رکعت تراویح ہے (المغنی ج ۲ ص ۱۲۷)

حضرت غوث اعظم : شیخ سید عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں کہ "نماز تراویح حضور علیہ السلام کی سنت ہے اور نماز تراویح بیس رکعت ہیں (غنیۃ الطالبین ص ۵۶۳)

حجۃ الاسلام امام غزالی لکھتے ہیں کہ "نماز تراویح بیس رکعت ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہے" (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں "صحابہ و تابعین سے جو تراویح کی رکعت مشہور ہوئیں وہ بیس رکعت ہیں"۔ (ماثبت بالسنۃ ص ۲۶۴)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ "تراویح بیس رکعت ہیں (حجۃ اللہ البالغۃ ج ۲ ص ۱۸)

مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں "تراویح بیس رکعت ہیں" (تحفۃ الاخیار ص ۲۰۹ عمدۃ الرعایۃ ج ۱)

امام الوہابیہ ابن تیمیہ نے لکھا "یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت عمر نے صحابہ کو ابی بن

کعب کی اقتدار میں بیس رکعت تراویح پر جمع فرمایا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۳ ص ۱۱۲)

اسی ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ "حضرت علی نے رمضان میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔ (منہاج السنۃ ص ۲۲۴)

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے لکھا کہ "بے شک تراویح بیس رکعت ہیں۔ حضرت عمر نے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا تھا" (فتاویٰ محمد بن عبدالوہاب نجدی ص ۱۵)

قاضی شوکانی نے لکھا کہ حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں" (نیل الاوطار ج ۲ ص ۲۹۸)

نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی نے لکھا کہ" حضرت عمر کے دور میں صحابہ بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اسی پر اجماع ہے" عون الباری ج ص ۳۰۷) مسک الختام میں لکھتے ہیں" حضرت عمر نے بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا"

نور الحسن بن نواب صدیق حسن نے لکھا کہ بیس رکعت تراویح سے منع کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ (عرف الجادی ص ۸۴)

وحیدالزماں وہابی حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ بیس رکعتیں (تراویح سنت ہیں۔ (ترجمہ موطا امام مالک ص ۱۱۸)

نمازِ جنازہ

نیّت چار تکبیر نمازِ جنازہ، فرضِ کفایہ، ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود واسطے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے، دُعا واسطے حاضر میّت کے، پیچھے امام صاحب کے، منہ طرف کعبہ شریف کے۔

ثناء نیّت کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور یاد رکھیں ہاتھ ناف کے نیچے باندھیں سینے پر نہ باندھیں اور ٹانگوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ رکھیں، اب ثناء پڑھیں جو اس طرح ہے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى
جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

ترجمہ: یا اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام برکت والا، تیری شان بلند اور تیری ثناء برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس کے بعد امام صاحب کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں لیکن ہاتھ نہ اُٹھائیں، امام صاحب اونچی آواز میں اَللّٰہُ اکبر کہتے ہیں آپ آہستہ کہیں جس طرح باقی نمازوں میں ہوتا ہے۔

درودِ شریف اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کے بعد یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ وَ سَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ترجمہ اے اللہ! حضرت محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی اور سلام بھیجا اور برکت دی اور مہربانی کی اور رحم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔

بالغ مرد اور عورت کی دُعا درود شریف پڑھنے کے بعد پھر امام صاحب اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں گے آپ بھی آہستگی سے اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں، اب بھی ہاتھ نہ اُٹھائیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَ
صَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ
اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ

مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ

ترجمہ : یااللہ بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہر مُردہ کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے ہر مرد اور عورت کو ۔ الٰہی! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے اُس کو ایمان پر موت دے ۔

نابالغ لڑکے کی دُعا اگر میّت نابالغ بچہ ہو تو ثنا اور درود شریف اُسی طرح پڑھیں لیکن دُعا یوں مانگیں :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا
وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ؕ

ترجمہ: الٰہی! اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے ۔

نابالغ لڑکی کی دُعا اگر میّت نابالغ بچی ہو تو اس طرح دُعا مانگیں ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً ط

توجمہ : الٰہی! اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنیوالی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو۔

سلام پھیرنا جب دُعا پڑھ لی جائے تو امام صاحب چوتھی تکبیر کہہ کر ہاتھ کھولنے کے بعد دونوں طرف سلام پھیرتے ہیں آپ بھی اسی طرح کریں۔

نوٹ : نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے اگر کچھ لوگ بھی پڑھ لیں تو سب کی ذمّہ داری پوری ہو جاتی ہے اور اگر کوئی بھی نہ پڑھے تو سب گنہگار ہوتے ہیں لیکن چونکہ یہ مرنے والے کا حق ہے اس لئے یہ حق ادا کرنا چاہیئے۔

○ جنازہ پڑھتے وقت میّت سامنے ہونی چاہیئے۔ غائبانہ نمازِ جنازہ نہ پڑھیں، میّت موجود نہ ہو تو اس کے لئے صرف دُعا مانگیں۔

فاتحہ و دُعا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جب تم میّت کی نمازِ جنازہ پڑھ لو تو اب خالص اس کے لئے دُعا کرو" (ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی، مشکوٰۃ)

غائبانہ نماز جنازہ

غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ صحیح روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے سوا کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی حالانکہ آپ کی حیات مبارکہ میں شرقاً غرباً مسلمان فوت ہوتے رہتے تھے اور آپ مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے بے حد شائق تھے اس کے باوجود آپ نے نجاشی کے سوا کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا آپ کی خصوصیت تھی کیونکہ علامہ ابن ہمام نے ذکر کیا ہے کہ آپ کے سامنے نجاشی کا تابوت منکشف کردیا گیا تھا اور آپ کے لیے وہ غائب نہ تھا۔ (عمدۃ القاری ج ۸ ص)

نماز جنازہ ایک خاص عبادت ہے اور چونکہ مسلمان فوت ہوتے رہتے تھے اس سے اس کا محرک بھی تھا۔ اور پڑھنے سے کوئی مانع نہ تھا اور آپ کو علم بھی ہوجاتا تھا کہ فلاں جگہ فلاں صحابی فوت ہوگئے جیسے قاری بیر معونہ میں فوت ہوئے اس کے باوجود آپ ان کی نماز جنازہ سے قصداً باز رہے اس لئے غائب کی نماز جنازہ پڑھنا ناجائز ہے

علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں: غائب کی نماز جنازہ جائز نہیں (آپ نے جن غائب اموات کی نماز جنازہ پڑھائی وہ آپ کی خصوصیت کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ان کے سوا اور کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور نجاشی کے سوا (جو علامہ واقدی کی مغازی کے مطابق حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفر بن ابی طالب ہیں) آپ نے جن کی نماز جنازہ پڑھی ہے انہیں آپ کے سامنے پیش کردیا گیا تھا اور وہ آپ کی نگاہوں کے سامنے تھا حالانکہ کثیر صحابہ سفر کے دوران مثلاً ارض حبشہ اور مختلف غزوات (جنگوں) میں غائبانہ فوت ہوئے اور لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز آپ کو ستر قاری تھے اور کسی روایت سے منقول نہیں ہے کہ آپ نے ان

کی نماز جنازہ پڑھی ہو حالانکہ آپ فوت ہونے والے صحابہ کی نماز جنازہ پڑھنے کے بہت شائق تھے۔ حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی شخص فوت ہو مجھے بتایا کرو کیونکہ اس پر میری نماز رحمت ہے۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۹۱ بخاری الجنائز ص ۱۶۷)

علامہ ابن ہمام کی اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ اگر رسول نے باوجود سبب باعث اور محرک کے کسی خاص موقع یا خاص وقت میں کسی خاص عبادت کو قصداً ترک کیا ہو تو اس وقت اور اس موقع پر اس عبارت کو کرنا مکروہ ہے اور یہ کہ رسول کی اتباع جس طرح فعل میں مطلوب اور مسنون ہے اسی طرح جس کام سے باوجود محرک کے آپ قصداً باز رہے ہوں اس میں بھی آپ کی اتباع مطلوب ہے۔

اعلیٰحضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں: حضور پُر نور سید یوم النشور بالمومنین رؤف الرحیم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات والتسلیم کو نماز جنازہ مسلین کا کمال اہتمام تھا۔ اگر کسی وقت رات کے اندھیرے یا دوپہر کی گرمی یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرما ہونے کے سبب صحابہ نے حضور کو اطلاع نہ دی اور دفن کر دیا تو ارشاد فرماتے ہیں:

"ایسا نہ کیا کرو مجھے اپنے جنازوں کے لئے بلا لیا کرو (ابن ماجہ ص ۱۱۱)

اور فرماتے "ایسا نہ کرو میں جب تک تم میں تشریف فرما ہوں ہرگز کوئی میت تم میں نہ مرے جس کی مجھے اطلاع نہ دو کہ اس پر میری نماز موجب رحمت ہے۔"

اور مزید فرماتے ہیں یہ قبریں اپنے ساکنوں پر تاریکی سے بھری ہیں۔ میں اپنی نماز سے انہیں روشن فرما دیتا ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۹)

باایں ہمہ حالانکہ زمانہ اقدس میں صدہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دوسرے مواضع میں وفات

پائی۔ کبھی کسی حدیث صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ کیا وہ محتاج دُعا نہ تھے؟ کیا معاذاللہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن پر رحمت و شفقت نہ تھی؟ کیا ان کی قبور اپنی نماز پاک سے پُرنور نہ کرنا چاہتے تھے؟ کیا جو مدینہ طیبہ میں وفات پاتے انہی کی قبور محتاجِ نور ہوتیں اور جگہ اس کی حاجت نہ تھی۔ یہ سب باتیں بداہتہً باطل ہیں تو حضور اقدس کا عام طور پر ان کا جنازہ نہ پڑھنا یہ روشن واضح دلیل ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناجائز ہے (فتاویٰ رضویہ ج رسالہ الهادی الحاجب عن صلوٰۃ الجنازۃ الغائب ص ۴۹)

نماز جنازہ میں قرأت فاتحہ نہیں ہے

نماز جنازہ میں قرأت فاتحہ ہرگز واجب

نہیں۔ امام مالک اپنے مؤطا میں روایت فرماتے ہیں انّ ابن عمر کان لا یقرأ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کی نماز میں قرأت نہیں کرتے تھے۔

امام ابن ہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں ولم تثبت القراءۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازہ جنازہ میں قرأت ثابت نہیں۔ عمدۃ القاری شرح بخاری میں ہے کہ حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں قرأت سے منع کرتے تھے۔

ثابت ہوا کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ او [illegible] ملانا ہرگز واجب نہیں اور نہ ہی قرأت کی نیت سے جائز ہے البتہ سورۃ فاتحہ کو ثنا۔ یا دعا کی نیت سے نماز جنازہ میں پڑھ لیا جائے تو جائز ہے۔

(۱) موطا مالک ص ۹۷ (۲) نزھۃ القاری شرح بخاری ج ۲ ص ۸۲۹

نماز جنازہ کے بعد دُعا کرنا مستحب ہے

نماز جنازہ کے بعد دُعا کرنا مستحب ہے۔ قرآن پاک

میں ہے۔ اُجیبُ دعوۃ الدّاع اذا دعان۔ جب بھی دُعا کرنے والا مجھ سے دُعا کرے تو میں سنتا ہوں۔ کنزالعمال میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم صلی علی المنفوس ثم قال اللّٰھمّ اعذہ من عذاب القبر بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کی نماز جنازہ پڑھائی پھر دُعا فرمائی اے اللہ اسے عذابِ قبر سے پناہ عطا فرما

امام بخاری و مسلم کے استاد امام ابوبکر ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چار تکبیر نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر میّت کے قریب تشریف لائے اور دُعا فرمائی

عبداللہ ابن سلام فاتتہ الصلوۃ علی جنازہ عمر فلما حضر قال ان سبقتمونی بالصلوۃ علیہ فلا تسبقونی بالدعا لہ حضرت عبداللہ بن سلام حضرت عمر فاروق کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکے جب آپ آئے تو صحابہ کرام کو آواز دیکر فرمایا ٹھہرو تم جنازہ پڑھ چکے ہو اب مجھے دعا میں ضرور شریک کرلو (مبسوط المرخسی ج ۲ ص ۶۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۲۹۵

ننگے سر نماز پڑھنا جیسا کہ فیشن بن گیا ہے مکروہ اور خلافِ سنّت ہے!

امام شعرانی کشف الغمہ میں روایت فرماتے ہیں کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامر بستر الراس بالعمامۃ او القلنسوۃ وینھی عن کشف الراس فی الصلوٰۃ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے اور نماز میں سر ننگا رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

بعض لوگ ننگے سر نماز والی روائتیں پیش کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ اس قسم کی روائتیں حالتِ احرام یا کپڑا موجود نہ ہونے یا پھر تواضع پر محمول ہیں۔ فقہاء نے بلا پرواہی

اور سستی کی بنا پر ننگے سر نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے اور یہ سمجھ کر نماز ننگے سر پڑھنا کہ نماز معمولی فعل ہے کو کفر قرار دیا ہے۔

نوٹ، نیز حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ صرف ٹوپی سے بھی نماز جائز ہے اگرچہ عمامہ میں فضیلت زیادہ ہے بلکہ فتاوی رضویہ میں ہے کہ ٹوپی پہننے والا امام عمامہ والے مقتدیوں کو امامت کروا سکتا ہے۔

بدمذہب کے پیچھے نماز پڑھنے کا شرعی حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے لا ینال عہدی الظالمین۔ میرا وعدہ (امامت) ظالموں کے لئے نہیں ہے۔ صحیح ابن حبان میں بد مذاہب کے بارے میں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں فلا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم پس ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ نہ پیو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ اور ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔ دارقطنی میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اصحاب البدع کلاب اھل النار۔ بدمذہب لوگ جہنم کے کتے ہیں۔ سنن بیہقی میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قال للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ تعالیٰ جب کسی نے منافق کو کہا اے سردار تو اس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔

سنن بیہقی میں ہے لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلوۃ ولا صوما ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدمذہب کی نماز، روزہ، حج، عمرہ، جہاد اور فرضی و نفلی عبادات قبول نہیں کرتے اور بدمذہب اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسا کہ بال آٹے سے نکل جاتا ہے۔

ابوداؤد اور مشکوۃ المصابیح میں ہے کہ ایک شخص نے قبلہ کی طرف تھوکا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قوم سے فرمایا۔ آئندہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے ..... وجہ پوچھنے پر اس شخص سے فرمایا: تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی ہے۔ پتہ چلا کہ بے ادب و بدمذہب کی امامت میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔

فقہ حنفی کی مستند کتاب فتح القدیر میں امام اعظم ابوحنیفہ کا ارشاد ہے لا تجوز الصلوۃ خلف اهل الاهواء۔ بدمذہب کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

مُشت سے کم داڑھی والے کے پیچھے نماز مکروہ واجب الاعادہ ہے!

مصنف عبدالرزاق میں ہے عن الحسن قال کانو یرخصون فیما زاد علی القبضة من اللحیة ان یوخذ منها۔ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مٹھی بھر سے زائد داڑھی کو کاٹ دینے کی اجازت دیتے تھے۔

کتاب الارشاد میں امام محمد فرماتے ہیں کہ ایک مُشت داڑھی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا فتویٰ ہے۔ علامہ کمال الدین ہمام فتح القدیر علی الھدایہ میں فرماتے ہیں: داڑھی ایک مشت سے کم کاٹنا یا مونڈنا جیسا کہ بعض مغربی ممالک کے لوگ اور مخنث لوگ کرتے ہیں۔ یہ فقہاء امت میں سے کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں۔

لہذا اصول اسلامیہ کی رو سے داڑھی منڈانے والا اور ایک مُشت سے کم رکھنے والا شرعاً فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اور اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا خاں بریلوی)

"

خُطبات

خُطبۂ اُولیٰ جُمعۃُ المبارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَدَّرَنَا فِیْ سَابِقِ عِلْمِهٖ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ ط وَزَیَّنَ بِجَوَاهِرِ الْجُمُعَةِ رِقَابَ
الشُّهُوْرِ وَالْاَوَانِ ہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الَّذِیْ رَبَّنَا فِی
الدُّنْیَا بِنِعَمِ الْاَلْوَانِ ہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِی الْقُبُوْرِ
وَالدِّیْدَانِ ہ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ فِیْهِ یَحْكُمُ
بِالْعَدْلِ وَالْفَضْلِ وَالْبُرْهَانِ ہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ حَقَّ
الْمَعْبُوْدِیَّةِ فِیْ كُلِّ حِیْنٍ وَّاٰنٍ ہ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ہ
عَلَى الْاَعْدَآءِ مِنَ الْجِنِّ وَالشَّیْطَانِ ہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ بِالْاِسْتِقَامَةِ عَلَى التَّوْحِیْدِ وَالْاِیْمَانِ ط

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ بِالْهِدَايَةِ اِلٰى سَبِيْلِ
الْجِنَانِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ مِنْ اَهْلِ الْكُفْرِ وَ
الشِّرْكِ وَالطُّغْيَانِ وَلَا الضَّآلِّيْنَ مِنْ اَهْلِ الْهَوٰى
وَالْبِدَعِ وَالْعِصْيَانِ ۝ اٰمِيْنَ اِجَابَةً لِلّٰهِ تَعَالٰى وَ
لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْقًا اِلٰى لِقَاءِ
الرَّحْمٰنِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا قَادِرًا جَبَّارًا لِلذُّنُوْبِ غَفَّارًا
لِلْعُيُوْبِ سَتَّارًا وَّنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط اِعْلَمُوْٓا
اَنَّ الدُّنْيَا دَارُ الْمِحْنَةِ وَالْفِرَارِ وَالْعُقْبٰى دَارُ الرَّاحَةِ
وَالْقَرَارِ بَادِرُوْا فِى الدُّنْيَا بِالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ قَبْلَ
اَنْ تَمُوْتُوْا بِالْمَعَاصِىْ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

خَیْرًا یَّرَہٗ ط وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ط بَارَکَ
اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ
بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ط اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ
کَرِیْمٌ قَدِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ وَّ
رَّبٌّ حَلِیْمٌ ہ ط

تین تسبیح کی مقدار بیٹھ کر پھر خطبہ ثانیہ پڑھیں۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ
بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ
وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْوَرٰی بَدْرِ الدُّجٰی نُوْرِ الْھُدٰی

صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی رَسُوْلِ الثَّقَلَیْنِ
نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ
فِی الدَّارَیْنِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَخُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہاں وہ آیت پڑھیں جس کے حوالے سے آپ نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ عَلَیْہِ مِنْ
وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَائِ
ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ
یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی

اَعۡلٰی وَاَوۡلٰی وَاَکۡبَرُ وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ؕ

نوٹ: عید الفطر کے خطبہ میں:

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ فَمَنۡ
شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ

عید الضحیٰ کے خطبہ میں:

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنۡ
یَّنَالُهُ التَّقۡوٰی

نکاح کے خطبہ میں:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلنِّکَاحُ مِنۡ سُنَّتِیۡ فَمَنۡ رَغِبَ عَنۡ سُنَّتِیۡ فَلَیۡسَ
مِنَّا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتٰبا موقوتا

نقشہ دائمی

اوقات نماز

ضلع لاہور و مضافات

لاہور اور مشہور شہروں میں فرق

نام شہر	فرق	نام شہر	فرق
	منٹ بعد		منٹ بعد
گوجرانوالہ	2	اٹک	10
گجرات	3	ملتان	11
سیالکوٹ	3	پشاور، بنوں	12
کوٹلی (آزاد کشمیر)	3	بہاول پور	14
مری	4	ڈیرہ غازیخان	15
راولپنڈی	6	حیدر آباد	23
سرگودھا	6	لاڑکانہ	24
ساہیوال	6	کراچی	27
فیصل آباد	5	کوئٹہ	28
میانوالی	10	ایبٹ آباد، مانسہرہ	5

احتیاط

سحری۔ صبح صادق سے ۵ منٹ قبل بند کردیں۔

افطاری۔ غروب آفتاب سے ۵ منٹ بعد کریں۔

جنوری

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوہ کبری [illegible]		نصف النہار ابتدائے ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ
1	5	36	7	6	11	23	12	7	3	32	5	10	6	37
2	5	36	7	6	11	23	12	7	3	32	5	10	6	37
3	5	36	7	5	11	23	12	7	3	33	5	11	6	38
4	5	36	7	5	11	24	12	8	3	33	5	11	6	38
5	5	36	7	4	11	24	12	8	3	34	5	12	6	39
6	5	37	7	4	11	25	12	9	3	35	5	13	6	40
7	5	37	7	4	11	25	12	9	3	36	5	14	6	41
8	5	37	7	4	11	26	12	10	3	37	5	15	6	42
9	5	37	7	4	11	26	12	10	3	38	5	16	6	42
10	5	37	7	4	11	27	12	11	3	39	5	17	6	43
11	5	37	7	3	11	27	12	11	3	39	5	17	6	44
12	5	37	7	3	11	27	12	11	3	40	5	18	6	44
13	5	37	7	3	11	28	12	12	3	41	5	19	6	45
14	5	37	7	3	11	28	12	12	3	42	5	20	6	46
15	5	37	7	3	11	28	12	12	3	43	5	21	6	47
16	5	37	7	2	11	29	12	13	3	44	5	22	6	48
17	5	36	7	2	11	29	12	13	3	45	5	22	6	49
18	5	36	7	2	11	29	12	13	3	46	5	23	6	49
19	5	35	7	2	11	30	12	14	3	47	5	24	6	50
20	5	36	7	2	11	30	12	14	3	48	5	25	6	50
21	5	36	7	2	11	31	12	14	3	49	5	26	6	51
22	5	36	7	1	11	31	12	15	3	50	5	27	6	52
23	5	36	7	1	11	32	12	15	3	51	5	28	6	53
24	5	35	7	1	11	32	12	15	3	52	5	29	6	54
25	5	35	7	0	11	32	12	15	3	53	5	30	6	55
26	5	35	7	0	11	33	12	16	3	54	5	31	6	56
27	5	34	6	59	11	33	12	16	3	55	5	32	6	57
28	5	34	6	59	11	33	12	16	3	55	5	33	6	58
29	5	33	6	58	11	33	12	16	3	56	5	34	6	59
30	5	33	6	58	11	33	12	16	3	57	5	35	6	59
31	5	32	6	57	11	34	12	16	3	58	5	36	7	00

فروری

وقت عشاء		غروب آفتاب		وقت عصر		نصف النہار ابتدائے ظہر		ضحوہ کبریٰ اس وقت کوئی نماز نہیں		طلوع آفتاب انتہائے فجر		صبح صادق ابتدائے فجر ختم سحری		تاریخ
منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	
0	7	37	5	59	3	16	12	34	11	56	6	32	5	1
1	7	38	5	0	4	17	12	34	11	56	6	31	5	2
1	7	39	5	1	4	17	12	35	11	55	6	31	5	3
2	7	39	5	1	4	17	12	35	11	54	6	30	5	4
3	7	40	5	2	4	17	12	35	11	54	6	30	5	5
4	7	41	5	2	4	17	12	35	11	53	6	29	5	6
5	7	42	5	3	4	17	12	35	11	52	6	29	5	7
5	7	43	5	4	4	17	12	35	11	52	6	28	5	8
6	7	44	5	4	4	17	12	36	11	51	6	28	5	9
7	7	44	5	5	4	17	12	36	11	50	6	27	5	10
7	7	45	5	6	4	17	12	36	11	49	6	27	5	11
8	7	46	5	7	4	17	12	36	11	48	6	26	5	12
9	7	47	5	8	4	17	12	36	11	47	6	26	5	13
9	7	48	5	9	4	17	12	36	11	46	6	25	5	14
10	7	49	5	10	4	17	12	36	11	45	6	24	5	15
11	7	50	5	11	4	17	12	36	11	44	6	23	5	16
12	7	50	5	11	4	17	12	36	11	43	6	22	5	17
13	7	51	5	12	4	17	12	36	11	42	6	21	5	18
13	7	52	5	13	4	17	12	36	11	41	6	21	5	19
14	7	53	5	14	4	17	12	36	11	40	6	20	5	20
15	7	54	5	15	4	17	12	36	11	39	6	19	5	21
15	7	55	5	16	4	17	12	36	11	38	6	18	5	22
16	7	55	5	16	4	16	12	36	11	37	6	17	5	23
17	7	56	5	17	4	16	12	36	11	36	6	16	5	24
17	7	57	5	18	4	16	12	36	11	35	6	15	5	25
18	7	58	5	19	4	16	12	36	11	34	6	14	5	26
19	7	58	5	19	4	16	12	35	11	33	6	12	5	27
20	7	59	5	20	4	16	12	35	11	32	6	11	5	28

مارچ

تاریخ	صبح صادق (ابتدائے فجر و ختم سحری) گھنٹہ	منٹ	طلوع آفتاب (انتہائے فجر) گھنٹہ	منٹ	ضحوۂ کبریٰ (اس وقت کوئی نماز نہیں) گھنٹہ	منٹ	نصف النہار (ابتدائے ظہر) گھنٹہ	منٹ	وقت عصر گھنٹہ	منٹ	غروب آفتاب گھنٹہ	منٹ	وقت عشاء گھنٹہ	منٹ
1	5	10	6	31	11	35	12	16	4	20	6	0	7	21
2	5	9	6	29	11	35	12	15	4	21	6	0	7	22
3	5	8	6	28	11	34	12	15	4	21	6	1	7	22
4	5	7	6	27	11	34	12	15	4	22	6	2	7	23
5	5	6	6	26	11	34	12	15	4	22	6	2	7	24
6	5	5	6	25	11	34	12	14	4	23	6	3	7	24
7	5	4	6	24	11	34	12	14	4	23	6	4	7	25
8	5	3	6	23	11	34	12	14	4	24	6	5	7	26
9	5	2	6	22	11	34	12	14	4	25	6	6	7	26
10	5	0	6	21	11	33	12	14	4	25	6	7	7	27
11	4	59	6	19	11	33	12	13	4	26	6	7	7	28
12	4	58	6	18	11	33	12	13	4	26	6	8	7	28
13	4	57	6	17	11	33	12	13	4	27	6	9	7	29
14	4	56	6	16	11	33	12	13	4	28	6	10	7	30
15	4	54	6	14	11	32	12	12	4	28	6	10	7	30
16	4	53	6	13	11	32	12	12	4	29	6	11	7	31
17	4	52	6	12	11	32	12	12	4	29	6	12	7	31
18	4	51	6	10	11	31	12	11	4	29	6	12	7	32
19	4	50	6	9	11	31	12	11	4	30	6	13	7	32
20	4	48	6	8	11	31	12	11	4	30	6	14	7	33
21	4	47	6	6	11	30	12	10	4	30	6	14	7	34
22	4	46	6	5	11	30	12	10	4	31	6	15	7	34
23	4	44	6	3	11	30	12	10	4	31	6	16	7	35
24	4	43	6	2	11	29	12	9	4	31	6	16	7	36
25	4	41	6	1	11	29	12	9	4	32	6	17	7	37
26	4	40	6	0	11	29	12	9	4	32	6	18	7	37
27	4	39	5	58	11	28	12	9	4	33	6	18	7	38
28	4	38	5	57	11	28	12	8	4	33	6	19	7	39
29	4	36	5	56	11	28	12	8	4	33	6	20	7	40
30	4	35	5	55	11	27	12	8	4	34	6	20	7	41
31	4	33	5	54	11	27	12	7	4	34	6	21	7	42

اپریل

تاریخ	صبح صادق ابتدائے وقت سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوہ کبریٰ		نصف النہار ابتدائے ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
1	4	32	5	52	11	26	12	7	4	34	6	21	7	43
2	4	30	5	51	11	26	12	7	4	35	6	22	7	44
3	4	29	5	49	11	25	12	6	4	35	6	22	7	45
4	4	27	5	48	11	25	12	6	4	35	6	23	7	46
5	4	26	5	47	11	25	12	6	4	36	6	24	7	46
6	4	24	5	46	11	24	12	6	4	36	6	25	7	47
7	4	23	5	45	11	24	12	5	4	36	6	26	7	48
8	4	21	5	43	11	23	12	5	4	37	6	26	7	49
9	4	19	5	42	11	23	12	5	4	37	6	27	7	49
10	4	18	5	41	11	23	12	5	4	38	6	28	7	50
11	4	16	5	39	11	22	12	4	4	38	6	28	7	51
12	4	15	5	38	11	22	12	4	4	38	6	29	7	52
13	4	13	5	37	11	21	12	4	4	39	6	29	7	53
14	4	12	5	36	11	21	12	4	4	39	6	30	7	54
15	4	10	5	35	11	21	12	3	4	40	6	30	7	55
16	4	9	5	34	11	20	12	3	4	40	6	31	7	55
17	4	8	5	33	11	20	12	3	4	41	6	32	7	56
18	4	6	5	32	11	19	12	2	4	41	6	32	7	57
19	4	5	5	31	11	19	12	2	4	42	6	33	7	58
20	4	4	5	30	11	19	12	2	4	42	6	34	7	58
21	4	2	5	29	11	18	12	2	4	43	6	34	7	59
22	4	1	5	28	11	18	12	2	4	44	6	35	8	0
23	3	59	5	26	11	17	12	1	4	44	6	36	8	1
24	3	58	5	25	11	17	12	1	4	45	6	36	8	2
25	3	57	5	24	11	17	12	1	4	46	6	37	8	3
26	3	55	5	23	11	16	12	1	4	47	6	38	8	4
27	3	54	5	22	11	16	12	1	4	47	6	39	8	5
28	3	53	5	21	11	16	12	0	4	48	6	39	8	6
29	3	52	5	20	11	16	12	0	4	49	6	40	8	7
30	3	51	5	19	11	15	12	0	4	49	6	41	8	8

مئی

تاریخ	صبح صادق ابتدائے سحر و ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوہ کبریٰ اس وقت کوئی نماز نہیں		نصف النہار ابتدائے ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
1	3	50	5	18	11	15	12	0	4	50	6	41	8	9
2	3	49	5	17	11	15	12	0	4	50	6	42	8	10
3	3	48	5	16	11	15	12	0	4	51	6	43	8	11
4	3	47	5	15	11	15	12	0	4	51	6	43	8	12
5	3	46	5	15	11	15	12	0	4	52	6	44	8	13
6	3	45	5	14	11	14	12	0	4	52	6	45	8	14
7	3	43	5	13	11	14	12	0	4	52	6	45	8	15
8	3	42	5	12	11	14	11	59	4	53	6	46	8	16
9	3	41	5	11	11	14	11	59	4	53	6	47	8	16
10	3	40	5	10	11	13	11	59	4	53	6	48	8	17
11	3	38	5	9	11	13	11	59	4	53	6	48	8	18
12	3	37	5	9	11	13	11	59	4	53	6	49	8	20
13	3	36	5	8	11	13	11	59	4	54	6	50	8	21
14	3	35	5	7	11	13	11	59	4	54	6	50	8	22
15	3	34	5	7	11	12	11	59	4	54	6	51	8	23
16	3	33	5	6	11	12	11	59	4	54	6	52	8	24
17	3	33	5	5	11	12	11	59	4	54	6	52	8	24
18	3	32	5	5	11	12	11	59	4	54	6	53	8	25
19	3	31	5	4	11	12	11	59	4	55	6	54	8	26
20	3	30	5	3	11	12	11	59	4	55	6	54	8	27
21	3	29	5	3	11	12	11	59	4	55	6	55	8	28
22	3	28	5	3	11	12	11	59	4	55	6	56	8	29
23	3	27	5	2	11	12	12	0	4	55	6	57	8	30
24	3	27	5	2	11	12	12	0	4	55	6	57	8	31
25	3	26	5	1	11	12	12	0	4	55	6	58	8	32
26	3	25	5	1	11	12	12	0	4	56	6	59	8	33
27	3	25	5	1	11	12	12	0	4	56	6	59	8	34
28	3	24	5	0	11	12	12	0	4	56	7	0	8	35
29	3	23	5	0	11	12	12	0	4	56	7	0	8	36
30	3	22	4	59	11	12	12	0	4	56	7	1	8	37
31	3	22	4	59	11	12	12	0	4	56	7	1	8	38

جون

تاریخ	صبح صادق ابتدائے ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوہ کبریٰ اس وقت کوئی نماز نہیں		نصف النہار ابتدائے ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
1	3	21	4	59	11	12	12	1	4	57	7	2	8	39
2	3	21	4	59	11	12	12	1	4	57	7	3	8	39
3	3	20	4	58	11	12	12	1	4	57	7	3	8	40
4	3	20	4	58	11	12	12	1	4	57	7	3	8	41
5	3	20	4	58	11	12	12	1	4	57	7	4	8	41
6	3	20	4	57	11	12	12	1	4	58	7	4	8	42
7	3	20	4	57	11	12	12	2	4	58	7	5	8	43
8	3	20	4	57	11	13	12	2	4	58	7	5	8	43
9	3	20	4	57	11	13	12	2	4	58	7	6	8	44
10	3	19	4	57	11	13	12	2	4	58	7	6	8	44
11	3	19	4	57	11	13	12	2	4	59	7	6	8	45
12	3	19	4	57	11	13	12	3	4	59	7	7	8	45
13	3	19	4	57	11	13	12	3	4	59	7	7	8	46
14	3	19	4	57	11	13	12	3	4	59	7	7	8	46
15	3	19	4	57	11	13	12	3	4	59	7	8	8	46
16	3	19	4	57	11	13	12	3	5	0	7	8	8	47
17	3	19	4	58	11	14	12	4	5	0	7	8	8	47
18	3	19	4	58	11	14	12	4	5	0	7	9	8	47
19	3	19	4	58	11	14	12	4	5	0	7	9	8	47
20	3	19	4	58	11	14	12	4	5	0	7	9	8	48
21	3	19	4	58	11	14	12	4	5	1	7	9	8	48
22	3	19	4	59	11	14	12	5	5	1	7	10	8	48
23	3	19	4	59	11	14	12	5	5	1	7	10	8	48
24	3	19	4	59	11	14	12	5	5	1	7	10	8	48
25	3	20	4	59	11	15	12	5	5	1	7	10	8	49
26	3	20	4	59	11	15	12	5	5	1	7	11	8	49
27	3	20	5	0	11	15	12	6	5	1	7	11	8	49
28	3	20	5	0	11	15	12	6	5	2	7	11	8	49
29	3	21	5	0	11	16	12	6	5	2	7	11	8	49
30	3	21	5	0	11	16	12	6	5	2	7	11	8	50

جولائی

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوہ کبریٰ اس وقت کوئی نماز نہیں		نصف النہار ابتدائے ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
1	3	22	5	1	11	16	12	6	5	2	7	11	8	50
2	3	23	5	1	11	17	12	7	5	2	7	11	8	50
3	3	23	5	2	11	17	12	7	5	2	7	11	8	50
4	3	24	5	2	11	17	12	7	5	2	7	11	8	49
5	3	24	5	3	11	18	12	7	5	2	7	11	8	49
6	3	25	5	3	11	18	12	7	5	2	7	11	8	49
7	3	26	5	4	11	18	12	8	5	2	7	11	8	48
8	3	27	5	4	11	18	12	8	5	2	7	11	8	48
9	3	27	5	5	11	19	12	8	5	1	7	11	8	48
10	3	28	5	5	11	19	12	8	5	1	7	10	8	47
11	3	28	5	5	11	19	12	8	5	1	7	10	8	47
12	3	29	5	6	11	19	12	8	5	1	7	10	8	47
13	3	30	5	6	11	19	12	8	5	1	7	10	8	46
14	3	31	5	7	11	20	12	8	5	1	7	9	8	46
15	3	32	5	8	11	20	12	9	5	1	7	9	8	45
16	3	32	5	9	11	20	12	9	5	0	7	9	8	45
17	3	33	5	9	11	20	12	9	5	0	7	9	8	44
18	3	34	5	10	11	21	12	9	5	0	7	8	8	44
19	3	35	5	10	11	21	12	9	5	0	7	6	8	43
20	3	35	5	11	11	21	12	9	5	0	7	8	8	43
21	3	36	5	11	11	21	12	9	5	0	7	7	8	42
22	3	37	5	11	11	21	12	9	4	59	7	6	8	41
23	3	37	5	12	11	21	12	9	4	59	7	6	8	40
24	3	38	5	12	11	21	12	9	4	59	7	5	8	39
25	3	39	5	13	11	22	12	9	4	59	7	5	8	38
26	3	40	5	14	11	22	12	9	4	59	7	4	8	37
27	3	41	5	15	11	22	12	9	4	59	7	3	8	36
28	3	42	5	16	11	22	12	9	4	58	7	2	8	35
29	3	43	5	17	11	22	12	9	4	58	7	2	8	35
30	3	44	5	17	11	22	12	9	4	58	7	1	8	34
31	3	45	5	18	11	22	12	9	4	58	7	0	8	33

اگست

تاریخ	صبح صادق گھنٹہ	صبح صادق منٹ	طلوع آفتاب انتہائے فجر گھنٹہ	طلوع آفتاب انتہائے فجر منٹ	ضحوۂ کبریٰ گھنٹہ	ضحوۂ کبریٰ منٹ	نصف النہار ابتدائے ظہر گھنٹہ	نصف النہار ابتدائے ظہر منٹ	وقت عصر گھنٹہ	وقت عصر منٹ	غروب آفتاب گھنٹہ	غروب آفتاب منٹ	وقت عشاء گھنٹہ	وقت عشاء منٹ
1	3	46	5	19	11	23	12	9	4	58	7	0	8	32
2	3	47	5	19	11	23	12	9	4	57	6	59	8	31
3	3	47	5	20	11	23	12	9	4	57	6	58	8	29
4	3	48	5	21	11	23	12	9	4	56	6	56	8	28
5	3	49	5	22	11	23	12	9	4	56	6	56	8	27
6	3	50	5	23	11	23	12	9	4	55	6	55	8	26
7	3	51	5	23	11	23	12	9	4	54	6	54	8	25
8	3	52	5	24	11	23	12	9	4	54	6	53	8	24
9	3	53	5	24	11	23	12	8	4	53	6	52	8	23
10	3	54	5	25	11	23	12	8	4	52	6	51	8	22
11	3	55	5	26	11	23	12	8	4	52	6	50	8	21
12	3	56	5	26	11	23	12	8	4	51	6	49	8	20
13	3	57	5	27	11	23	12	8	4	50	6	48	8	18
14	3	58	5	28	11	23	12	8	4	50	6	47	8	17
15	3	58	5	28	11	23	12	7	4	49	6	47	8	16
16	3	59	5	29	11	23	12	7	4	49	6	46	8	14
17	4	0	5	29	11	23	12	7	4	48	6	45	8	13
18	4	1	5	30	11	23	12	7	4	48	6	44	8	12
19	4	2	5	30	11	23	12	7	4	47	6	43	8	10
20	4	3	5	31	11	23	12	6	4	46	6	42	8	9
21	4	4	5	31	11	23	12	6	4	46	6	40	8	7
22	4	5	5	32	11	22	12	6	4	45	6	39	8	6
23	4	6	5	33	11	22	12	6	4	44	6	38	8	4
24	4	7	5	33	11	22	12	5	4	44	6	37	8	3
25	4	8	5	34	11	22	12	5	4	43	6	36	8	1
26	4	9	5	34	11	22	12	5	4	42	6	35	8	0
27	4	10	5	35	11	22	12	5	4	41	6	34	7	58
28	4	10	5	35	11	21	12	4	4	41	6	32	7	57
29	4	11	5	36	11	21	12	4	4	40	6	31	7	56
30	4	12	5	37	11	21	12	4	4	40	6	30	7	55
31	4	13	5	37	11	21	12	3	4	39	6	29	7	53

ستمبر

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ		نصف النہار ابتدائے ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		[illegible]	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
1	4	14	5	37	11	21	12	3	4	38	6	28	7	52
2	4	15	5	38	11	21	12	3	4	37	6	27	7	51
3	4	15	5	39	11	21	12	2	4	36	6	26	7	49
4	4	16	5	39	11	20	12	2	4	35	6	24	[illegible]	48
5	4	17	5	40	11	20	12	2	4	34	6	23	7	47
6	4	18	5	41	11	20	12	1	4	33	6	22	7	45
7	4	18	5	42	11	19	12	1	4	32	6	20	7	44
8	4	19	5	43	11	19	12	1	4	31	6	19	7	[illegible]
9	4	20	5	43	11	19	12	0	4	30	6	18	[illegible]	[illegible]
10	4	21	5	44	11	18	12	0	4	29	6	16	7	[illegible]
11	4	22	5	44	11	18	12	0	4	28	6	15	[illegible]	[illegible]
12	4	23	5	45	11	18	11	59	4	27	6	14	7	[illegible]
13	4	23	5	45	11	18	11	59	4	26	6	13	7	[illegible]
14	4	24	5	46	11	17	11	59	4	25	6	11	[illegible]	[illegible]
15	4	24	5	46	11	17	11	58	4	24	6	10	[illegible]	[illegible]
16	4	25	5	47	11	17	11	58	4	23	6	8	[illegible]	[illegible]
17	4	26	5	48	11	17	11	58	4	22	6	7	[illegible]	[illegible]
18	4	26	5	49	11	16	11	57	4	21	6	6	[illegible]	[illegible]
19	4	27	5	50	11	16	11	57	4	20	6	5	[illegible]	[illegible]
20	4	28	5	51	11	16	11	56	4	19	6	4	[illegible]	[illegible]
21	4	29	5	52	11	15	11	56	4	18	6	2	[illegible]	[illegible]
22	4	30	5	52	11	15	11	56	4	17	6	1	[illegible]	[illegible]
23	4	30	5	53	11	15	11	55	4	16	5	59	[illegible]	[illegible]
24	4	31	5	53	11	14	11	55	4	15	5	58	[illegible]	[illegible]
25	4	32	5	53	11	14	11	55	4	14	5	57	[illegible]	[illegible]
26	4	32	5	53	11	14	11	54	4	13	5	56	[illegible]	[illegible]
27	4	33	5	54	11	13	11	54	4	12	5	54	[illegible]	[illegible]
28	4	33	5	55	11	13	11	54	4	11	5	53	7	[illegible]
29	4	34	5	55	11	13	11	53	4	10	5	51	[illegible]	[illegible]
30	4	34	5	56	11	12	11	53	4	9	5	50	[illegible]	[illegible]

اکتوبر

تاریخ	صبح صادق ابتدائے ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ اس وقت کوئی نماز نہیں		نصف النہار ابتدائے ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
1	4	35	5	57	11	12	11	53	4	8	5	49	7	10
2	4	36	5	57	11	12	11	53	4	7	5	48	7	8
3	4	36	5	58	11	12	11	52	4	6	5	47	7	7
4	4	37	5	58	11	11	11	52	4	5	5	45	7	6
5	4	38	5	59	11	11	11	52	4	4	5	44	7	4
6	4	38	6	0	11	11	11	51	4	3	5	43	7	3
7	4	39	6	0	11	10	11	51	4	2	5	41	7	2
8	4	40	6	1	11	10	11	50	4	1	5	40	7	0
9	4	40	6	1	11	10	11	50	4	0	5	39	6	59
10	4	41	6	2	11	9	11	50	3	59	5	37	6	58
11	4	42	6	3	11	9	11	50	3	58	5	36	6	57
12	4	42	6	3	11	9	11	49	3	57	5	35	6	56
13	4	43	6	4	11	8	11	49	3	56	5	34	6	55
14	4	44	6	5	11	8	11	49	3	55	5	33	6	54
15	4	45	6	5	11	8	11	49	3	54	5	32	6	53
16	4	45	6	6	11	8	11	49	3	53	5	31	6	51
17	4	45	6	7	11	7	11	48	3	52	5	29	6	50
18	4	46	6	8	11	7	11	48	3	51	5	28	6	49
19	4	46	6	9	11	7	11	48	3	50	5	27	6	48
20	4	47	6	10	11	7	11	48	3	49	5	26	6	47
21	4	48	6	11	11	7	11	48	3	48	5	25	6	46
22	4	48	6	11	11	6	11	47	3	47	5	24	6	45
23	4	49	6	12	11	6	11	47	3	46	5	23	6	44
24	4	50	6	13	11	6	11	47	3	45	5	22	6	43
25	4	50	6	14	11	6	11	47	3	44	5	21	6	42
26	4	51	6	15	11	6	11	47	3	43	5	20	6	42
27	4	52	6	15	11	5	11	47	3	42	5	19	6	41
28	4	52	6	16	11	5	11	47	3	41	5	18	6	40
29	4	53	6	17	11	5	11	47	3	40	5	17	6	40
30	4	54	6	18	11	5	11	47	3	39	5	16	6	39
31	4	55	6	18	11	5	11	47	3	38	5	15	6	38

نومبر

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر ختم سحری		طلوع آفتاب انتہائے فجر		ضحوۂ کبریٰ اس وقت کوئی نماز نہیں		نصف النہار ابتدائے ظہر		وقت عصر		غروب آفتاب		وقت عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
1	4	56	6	19	11	5	11	47	3	37	5	14	6	37
2	4	57	6	20	11	5	11	47	3	36	5	14	6	36
3	4	57	6	21	11	5	11	47	3	36	5	13	6	35
4	4	58	6	22	11	5	11	47	3	35	5	12	6	34
5	4	59	6	23	11	5	11	47	3	34	5	11	6	33
6	4	59	6	23	11	5	11	47	3	34	5	10	6	33
7	5	0	6	24	11	5	11	47	3	33	5	10	6	32
8	5	1	6	25	11	5	11	47	3	33	5	9	6	32
9	5	1	6	25	11	5	11	47	3	32	5	9	6	31
10	5	2	6	26	11	5	11	47	3	32	5	8	6	31
11	5	3	6	27	11	5	11	47	3	31	5	7	6	30
12	5	3	6	28	11	5	11	47	3	30	5	6	6	29
13	5	4	6	29	11	5	11	47	3	29	5	5	6	29
14	5	5	6	29	11	5	11	47	3	29	5	5	6	29
15	5	5	6	30	11	5	11	48	3	28	5	4	6	29
16	5	6	6	31	11	5	11	48	3	28	5	4	6	28
17	5	7	6	32	11	5	11	48	3	27	5	3	6	28
18	5	8	6	33	11	5	11	48	3	27	5	3	6	28
19	5	9	6	34	11	5	11	48	3	26	5	2	6	27
20	5	10	6	35	11	6	11	49	3	26	5	2	6	27
21	5	10	6	36	11	6	11	49	3	26	5	2	6	27
22	5	11	6	36	11	6	11	49	3	25	5	1	6	27
23	5	12	6	37	11	6	11	49	3	25	5	1	6	26
24	5	13	6	38	11	6	11	50	3	25	5	0	6	26
25	5	13	6	39	11	6	11	50	3	24	5	0	6	26
26	5	14	6	40	11	7	11	50	3	24	5	0	6	26
27	5	15	6	40	11	7	11	51	3	24	4	59	6	26
28	5	15	6	41	11	7	11	51	3	23	4	59	6	26
29	5	16	6	42	11	7	11	51	3	23	4	59	6	25
30	5	17	6	42	11	8	11	51	3	23	4	59		25

دسمبر

وقت عشاء		غروب آفتاب		وقت عصر		نصف النہار ابتدائے ظہر		ضحوۂ کبریٰ اوقات کراہت میں		طلوع آفتاب انتہائے فجر		صبح صادق ابتدائے سحر ختم سحری		تاریخ
منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	
25	6	59	4	22	3	52	11	8	11	44	6	18	5	1
25	6	59	4	22	3	52	11	9	11	45	6	19	5	2
25	6	59	4	22	3	53	11	9	11	46	6	20	5	3
25	6	59	4	22	3	53	11	9	11	47	6	20	5	4
25	6	59	4	22	3	54	11	10	11	48	6	21	5	5
26	6	59	4	22	3	54	11	10	11	49	6	22	5	6
26	6	59	4	23	3	54	11	10	11	50	6	22	5	7
26	6	59	4	23	3	55	11	11	11	50	6	23	5	8
26	6	59	4	23	3	55	11	11	11	51	6	24	5	9
27	6	59	4	23	3	56	11	11	11	51	6	24	5	10
27	6	59	4	24	3	56	11	12	11	51	6	25	5	11
27	6	59	4	24	3	57	11	12	11	52	6	26	5	12
28	6	0	5	24	3	57	11	13	11	53	6	26	5	13
28	6	0	5	25	3	58	11	13	11	53	6	27	5	14
29	6	1	5	25	3	58	11	14	11	54	6	27	5	15
29	6	1	5	25	3	59	11	15	11	55	6	28	5	16
29	6	2	5	26	3	59	11	15	11	56	6	29	5	17
30	6	2	5	26	3	0	12	16	11	56	6	30	5	18
30	6	3	5	26	3	0	12	16	11	57	6	30	5	19
31	6	4	5	27	3	1	12	17	11	58	6	31	5	20
31	6	4	5	27	3	1	12	17	11	58	6	31	5	21
31	6	5	5	27	3	2	12	18	11	59	6	32	5	22
32	6	5	5	28	3	2	12	18	11	59	6	33	5	23
32	6	6	5	28	3	3	12	19	11	0	7	33	5	24
33	6	6	5	28	3	3	12	20	11	0	7	34	5	25
33	6	7	5	29	3	4	12	20	11	1	7	34	5	26
34	6	7	5	29	3	4	12	20	11	1	7	34	5	27
35	6	8	5	30	3	5	12	21	11	2	7	35	5	28
35	6	8	5	30	3	5	12	21	11	2	7	35	5	29
36	6	9	5	31	3	6	12	22	11	3	7	35	5	30
36	6	9	5	31	3	6	12	22	11	3	7	36	5	31

قرآن پاک کے خلاف سازش کا انکشاف

تحقیق: علامہ ڈاکٹر محمود احمد ساقی

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

(آل عمران ۵۴)

تراجم ادنیٰ حضرات:

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی مکر کیا۔ (مولوی محمد جونا گڑھی)

اور وہ چال چلے اور خدا بھی چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے۔ (مولوی فتح محمد جالندھری)

مکر کیا کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (مولوی محمود الحسن دیوبندی)

ترجمہ اعلیٰ حضرت:

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر فرمانے والا ہے۔ (اعلیٰ حضرت)

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

(سورہ الضحیٰ آیت ۷)

ترجمہ: اور پایا تجھکو بھٹکتا ہوا پھر راہ دی (شاہ عبدالقادر)

اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی (شاہ رفیع الدین)

اور تجھے راہ بھولا پا کر ہدایت نہیں دی (مولوی محمد جونا گڑھی)

اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (مولوی فتح محمد جالندھری)

اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا (عبدالماجد دریا آبادی)

اور ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی (مودودی)

اور تمہیں گم کردہ پایا تو کیا تمہیں ہدایت (نہیں) کی'' (مرزا حیرت دہلوی)

اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھایا (ڈپٹی نذیر احمد)

اور اللہ تعالیٰ نے آپکو شریعت سے بے خبر پایا سو آپکو شریعت کا راستہ بتلا دیا'' (اشرف علی تھانوی)

ترجمہ اعلیٰ حضرت:

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی

(اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں)

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

(الفتح: ۱)

تراجم ادنیٰ حضرات:

ترجمہ: ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ (شاہ عبدالقادر)

بے شک (اے نبی) ہم نے آپکو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور پیچھے سب کو اللہ معاف فرمائے۔ (مولوی محمد جونا گڑھی)

اے نبی ہم نے تم کو ایک کھلی فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اگلی پچھلی کوتاہی درگذر فرمائے۔ (مودودی)

تحقیق فتح دی ہم نے تجھکو ظاہر تا کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے جو کچھ پیچھے ہوا۔ (شاہ رفیع الدین)

اے محمد ﷺ ہم نے تم کو فتح دی فتح بھی صریح وصاف تا کہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے (مولوی فتح محمد جالندھری)

بے شک ہم نے آپکو کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔ (عبدالماجد دریا آبادی)

اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی۔ درحقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرا دی تا کہ تم اس فتح کے شکریہ میں دین حق کی ترقی کیلئے اور زیادہ کوشش کرو اور اس کے صلے میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

بیشک ہم نے آپکو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ ... معاف فرما دے (اشرف علی تھانوی)

بے شک ہم نے تمہیں ایک فتح ظاہر عنایت کی ... اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دے (مرزا ...)

ترجمہ اعلیٰ حضرت ...

بے شک ...

تمہارے ...

تمہارے ...

7572